۷۸۶

شاعری جزویست از پیغمبری



مطبوعہ شاہ الحمیدیہ اسٹیم پریس مدراس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اللّٰھم صلّ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آل سیدنا محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید اللّٰھم بارک علیٰ محمد و علیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم و علیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید ۵

الہامِ عشق

از بہرِ حبا و نشۂ ہوش ربا — نامی ر احسنِ لذت و دردنما
حیوان کو ذوقِ شہوت و رنج اذیٰ — لہفی کو ڈر بھی ساتھ مستقبل کا
دہری کو کمالِ یاس و تشویشِ فنا — آد اگونی کو حزن و خوفِ کرما
فاسق کو عیشِ غفلت و فزع و دعا — قانت کو شکر و صبر و امیدِ جزا
عاشق کو وجد و حال و ارمانِ لقا — واصل کو بیخودی و مستی انا
کامل کو قربِ فرض و تسلیم و رضا — مرسل کو دو قرب اور فکر امت کا

خاتم کو قرب قرب یا آو آدنیٰ
اِنَّا اَعْطَیْنَا کی فترضی ہے ضیا
شاطرؔ کو گدیۂ درِ آلِ عبا

مَا زَاغَ وَمَا طَغیٰ نتیجہ اوس کا
لَوْلَاکَ کا ملزوم وَمَا اَرْسَلْنَا
اعجاز الہام کیا۔ دعاے زہراؑ

بحقِ ہمہ حق بحق بحق کردادا
اعیان شنند فارقِ مرتبہ ہا

در سنتِ حق لَنْ تَجِدَ تَبْدِیْلاً
اس نقطہ پہ ارتقا سے جب دل پہنچا
اندیشہ بنا براقِ گردون پیما
بر وقت رسول یہ بتانے آیا
معقول ہے مرجو ہے بقا بعد فنا
اور ڈالی سیاست و تمدن کی بنا
اب مرکبِ عقل تھک گیا خوب ہوا
اور اپنی خودی کو مرکزِ شر دیکھا
ہے قتلِ غلام گرچہ شَیْئًا نُکْرًا
مکشوف ہوا غلطا تو سہو ہوا

تصدیق یہی ہے دین حکمہ کی بنا
معراج و امانت کا سزاوار ہوا
دل نے حق و یقین کو جانا مانا
بے مثل قوی علیم ہے ایک خدا
اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا
ڈوبا دل فکرِ مغفرت مین ڈوبا
دل حرفِ عشق پر قلم تک پہونچا
جَفَّ الْقَلَمُ آئینہ ہے لاحول نما
خضر اور وَمَا فَعَلْتُہٗ بھی ہے بجا
معقول ہے خلق اور محسوس خدا

اِشراف خاطر و کرامت کے سوا
پایا واصل نے عیشِ سرمد آ ہا!

الہام عشق رمضان المبارک کی کیسوین کا فیض ہے۔ شعر بھی کیسں ہی ہین۔
اندازہ کرو کہ باب العلم کی غلامی نے شاطرؔ کو کہان سے کہان پہونچا دیا ہے

سباعیات

نعت

ایوبؑ بھی یحییٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی
داؤدؑ و سلیمانؑ بھی ہے اور موسیٰؑ

اللہ جؐ کا مظہر اتم ہے یعنی
اضداد کا جامع ہے نبیؐ امّی

سمجھو اگر اخلاق کو جرمِ فلکی
مرکز محور مدار سب کچھ ہے وہی

تاریخ میں بھی ثبت ہے سیرت اسکی

آئینۂ مریمی و روحِ قدسی
شکلِ بشری اور خواصِ ملکی

نزغ شیطان سے فطرۃً تھا جو بری
تھی غیرتِ سنّ رشد جس کی طفلی

دم جس کا تھا محی لمس جس کا شافی
شاہوں کا فخر ہے غلامی جس کی

تھا حضرتِ خاتم کا مبشّر وہ بھی

وہ ملک کا ترک جستجو وہ حق کی
شہوات گُشتی کی وہ سبق آموزی

بدھ پا نہ سکا حقیقتِ درویشی
ترکِ خواہش کہاں کہاں ترکِ خودی

وہ تاسیسِ خلافتِ ربّانی
وہ ترک کا ترک وہ عرب کی شاہی

الفقر اذا تمّ هو الله ہے یہی

خماسیات بہ ترتیب مضامین حروف تہجی

اللہ کا ایک تو ہے مظہر پورا
یعنی وحدت مین ہے تعیّن تیرا

جتنے ہین کمال سب ہین تو ہے یکتا
ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ ہوا

تو جان ہے۔ ایمان ہے تیری ہی ولا

وہ شہ جا کے حرا سے دین کامل لانا — وہ حکمت و فقہ کے بہانا دریا
وہ قیصر و کسریٰ کو دکھانا نیچا — کیا جانے کوئی یتیم اُمّی کیا تھا
جانِ عالم یہ جانِ شاکر ہے فدا

وہ شہ ناقہ سوار نورِ حق سرتاپا — وہ چادر لال وہ عمامہ کالا
وہ لا تثریب اور وہ شکرِ خدا — ایسا فاتح کبھی کسی نے دیکھا؟
لے تیرا امین تجھے مبارک بطحیٰ!

تھے شہ بزم میں عاشقانِ ادیانِ شہیر — تقریر بھی شمع اور منطق گلگیر
اوروں کے اساطیر تھے کل بے تاثیر — مسلم ہی کے پاس تھی دکھا دی تصویر
بول اٹھی وہ عالم کو کرونگی تسخیر

مومن کی نظر میں آخری ہے وہ نبی ﷺ — اور مظہر کامل ہے بقولِ صوفی
کہنا پڑا اس قدر تو دہری کو بھی — ممکن ہے کہ ارتقا کا خاتم ہو وہی
کیا شان ہے اللہ رے نبیِ امّی!

منقبت

مشرب مرا توحید ہے مذہب اسلام — محرم مرشد ہے اور نعمان امام
فاروقی و قادری و چشتی ہوں میں — اور خواجہ نقشبند کا بھی ہوں غلام
کر دے گا وہ دل پہ نقش اللہ کا نام

دیکھا رومی کا حال و قالِ عرفان — یونانی! اب بتا کہ کیا ہے انسان

ناطق فصلِ قریب ہے یا عاشق ۔ لے تیرا سفسطہ بھی گم صم ہے یہان
کیا صاف ہے آیتِ امانت کا بیان

مدح

دارائی و قیصری و خاقانی کا ۔ تیرے ہی سر ہے آج شاہانہ سہرا
گھر والون کا ذکر کیا ہین وہ تو شیدا ۔ باہر والون کا بھی نہین ہے کھٹکا
شاہوں ہین ہے اقبال کا تیرے چرچا

عارف تھا بڑا عجیب دل پایا تھا ۔ ہین طرز مین اسکی خاص ادا ئین کیا کیا
جب تیرا دیوان پڑھا اکبر کا ۔ آ یا بے اختیار جی مین آیا
یہ ہو تو ہو خود بینیٔ شاطر کی دوا

متفرقات

افعال کی توحید ہے دل کا ماوی ۔ قربانیٔ نفس ہے تقاضا جس کا
گر شر نہ ہو پھر یہ کس مرض کی ہین دوا ۔ صبر و شکر و دعا و تسلیم و رضا
ملتی ہے کسے نجات بیدل کے سوا

رباعیات بہ التزام چہار قافیہ

حمد

دنیا فانی ہے ملک و دولت فانی ۔ اور ساری لذتین ہین اس کی آنی

ڈارون دے کسی کے دل کو الفت کس کی　　میرے باقی ہے کون تیرا ثانی

حمد و نعت

[۱۵] ممکن سے ممتنع ہے واجب کی ثنا　　عقل اول نے ما عرفناک کہا
ادراک عقول سے ہے خود وہ بالا　　سبّوح کا قدّوس کا پھر کیا کہنا

نعت

[۱۶] بسمل سا رگ جان کو تڑپتے پایا　　جب دل سے کبھی نام محمّد کا لیا
پتھر کے دلوں کو بھی اچھلتے دیکھا　　ترتیل سے جب کتاب امّی کو پڑھا

[۱۷] دین فطرت کی ہر جگہ ہے شہرت　　باقی ہے خلافت و کتاب و سنت
ہوتی جاتی ہے کم زمین کی وسعت　　دنیا کو نئے نبی کی اب کیا حاجت

[۱۸] اب کس لئے آئیگا کوئی پیغمبر　　امّی سارے علوم کا ہے مصدر
تخم الفت کا قلب عارف ہے ثمر　　نوشابہ سے چھپ سکیگا کیا اسکندر

[۱۹] تفسیر ہے کُن کی ارتقا کا دفتر　　سب سے اکمل ہے آخری پیغمبر
اب کیا ہوگی ضیاے انجم رہبر　　مغرب کھول آنکھ یہ ہے مہر خاور

[۲۰] اعجاز اسے کہتے ہیں کہ سب ہیں حیران　　اُمّی لائے کتاب وہ بھی فرقان!

کیا خوب کرے زیر و زبر نظم جہان | عبد اللہ کا یتیم اللہ کی شان!

٢١

کس کے عشاق تھے زیادہ سب سے | اور سب سے بڑے ہین کارنامے کس کے
سنتے ہین کہ یورپ مین مورخ ہین بڑے | انصاف سے کوئی تو جواب اس کا دے

٢٢

دہری ہون حق پرست مشرک صوفی | ڈاکو کشورستان ہون جاہل مفتی
دنیا نے کبھی ایسی ترقی دیکھی؟ | اللہ کی قدرت تھا عرب کا امی

نعت و منقبت

٢٣

یعقوب تھے مائلِ جمالِ محبوبؐ | موسیٰ تھے قائلِ جلالِ محبوبؐ
غوث الاعظم عین ہے کمالِ محبوبؐ | لاریب ہے وہ وارثِ حالِ محبوبؐ

٢٤

وہ افک کا واقعہ وہ زاری بے حد | وہ وحی وہ زورِ حق حمیرا کی وہ کد
ہے عصمتِ صدیقہ کی قرآن سند | مَا یَنْطِقُ کا ظہور ہے لَا اَحْمَدْ

٢٥

زن ہو یا مرد ہے خدا کا مظہر | تکمیل طلب تھی فطرتِ نوعِ بشر
تھا نقشِ اولین پسر از مادر | اور نقشِ آخرین پدر از دختر

٢٦

ہے جد مرا فاروق پیمبر کا وزیر | اور میرا پیمبر ہے رسولون کا امیر

سردار سب اولیا کا ہے میرا پیر — اللہ رے مین واہ رے میری تقدیر

٢٧

ابراہیم اور انکے بیٹے پوتے — یہ بھی ہین پانچ جن کے رتبے ہین بڑے
وارث نہین گر پنجتنِ پاک ان کے — ابراہیمی درود کے کیا معنے

٢٨

جب بڑھ گئی حد سے مشرکون کی سختی — محبوبِ خداؐ نے نیتِ ہجرت کی
عشاق کو اظہارِ وفا کی سوجھی — ہمراہ خلیفہ تھا بچھونے پہ وصی

٢٩

امّی عرب فداہ امّی وابی — دنیا ہو اور کتابِ محفوظ اس کی
غزّالی و ابنِ عربی و رومی — یہ بھی تھے کاسہ لیسِ شیرِ امّی

منقبت

٣٠

ہے فاتحِ بابِ جذب ختم الخلفا — صدیقہ ہے صدیقہ بتولِ زہرا رضہ
دونوں ہیں حبیبِ خاصِ محبوبِ خداؒ — ان کے گھر سے ملا جسے عشق ملا

٣١

تو افسرِ اولیا ہے محبوبِ خداؒ — اے نورِ نبیؐ مقام تیرا ہے انا
ہوتا ہے ولی وہی بقولِ عرفا — جو کچھ ہین علیؑ مین یا نبیؐ میں ہو فنا

٣٢

انس و ملک و جن کا وہان ہے پھیرا — اجمیر کا دربار ہے کیا کام روا

نفعا طیبِ قلوب ہے تربت کیا
مٹی مین ہے ربِّ عالمین کا جلوا

۴۳

اے ہند کے پیارے ہمارے داتا
سائل ترے دروازے کے ہین شاہ و گدا
اجمیر کو جا کر کوئی دیکھے تو زرا
مٹ کر لاتا ہے رنگ عاشق کیا کیا

۴۴

کیون منکرِ قلب ماہیت ہین حکما
کچھ دور نہیں بنے اگر مس سونا
غزّالی کی کیمیا ہے اعجاز نما
مٹی کو اس سے نور بنتے دیکھا

۴۵

وہ پاؤن کے چھالے وہ مدینہ کا سفر
مرہم وہ لعابِ دہنِ پیغمبر
اللہ کرے کہ خواب مین آئے نظر
زیرِ کفِ پائے شاہ شاطر کا سر

۴۶

یہ ناز یہ فخر یہ تبختر شاطر
یہ زور یہ شان تجھ مین کیون ہے آخر
بے برگ و نوائی تو ہے تیری ظاہر
کیا تیرا خداوند ہے شاہِ قادرؒ

۴۷

دونوں پہ سیادت و ولایت کو ہے ناز
دونون کی طہارت ہے سراپا اعجاز
شوہر پہ ہے ہر وقت درِ مسجد باز
اور بی بی تیس روز پڑھتی ہے نماز

۴۸

فرزندِ رسول جعفرِ صادق نام
اجداد بھی اولاد بھی خود بھی ہے امام
ہے مرشد و استادِ مشاہیرِ کرام
عرشِ عرفان و فقہ ہے اُس کا مقام

اے وارثِ احوالِ رسولِ اکرمؐ
محبوبِ خداؐ آئشۂ حسن قدم
تاثیر و عدد مین ہین برابر باہم
پھر نام ترا کیون نہ ہو اسمِ اعظم

اے شیخِ رفاعی ترا ارفع ہے مقام
تو بھی ہے دلیلِ زندگیٔ اسلام
حیران ہین کیا کیا حکما کے اوہام
کرتے ہین تیرے نام لیوا وہ کام

اشعار ہین حافظؒ کے سراسر الہام
ہین حضرتِ عشق کے وہ گویا پیغام
رومی کی بانسری کنھیّا کے مقام
صوفی کی شراب اور جمشید کے جام

تھا ریب و ریا سے پاک جس کا ایمان
کونین کے والی یہ تھے جس کے احسان
ڈالا گیا جس کے صدر مین سترِ نہان
ہے اسپہ خلافتِ پیمبر نازان

وہ شارحِ اولِ رموزِ عرفان
وہ کاشفِ اسرارِ حدیث و قرآن
وہ جذب وہ حال اور وہ زورِ بیان
اسلام ہے ابنِ عربی پر نازان

حکمت کی ترقی سے یہ ہوتا ہے عیان
یوروپ و امریکہ و چین و جاپان
سب لائینگے تیری مثنوی پر ایمان
امّی کی کتاب جس کی ہے روحِ روان

وہ زورِ یدِ الٰہی و خیبر شکنی
وہ شانِ ابوترابی و مردہ وشی

صدیق، ولیؑ شہید، ہادیؑ مہدیؑ
واللہ کہ مظہر العجائب ہے علیؑ

۴۶

جس وقت خلافت پہ مصیبت آئی
ملک ایک نے قربان کیا جان ایک نے دی
اسلام کے تھے وکیل سبطینؓ نبیؐ
ہے بار امانت سے خلافت ناشی

۴۷

علامۂ مجتہد حکیم صوفی،
آئینۂ صورت و دل و جانِ نبیؐ
روشن دل و مستجاب دعوات و ولی
یعنے ہادی مرا حسینؒ مہدی

منقبت و مدح

۴۸

سلطانِ علوم پالکی مین تھا سوار
دونون کیا تھے اسی سے ہوگا اظہار
شاہِ مدراس بن گیا آپ کہار
مشتے باشد نمونۂ از خروار

مدح

۴۹

پروانہ و عندلیب و کبک و حربا
حیوان ہین حسن کو بھلا جانین کیا
شمع و گل و نیرین کے ہین شیدا
آنکھوں میں حسینون کی ہے تیرا چہرا

۵۰

بیرسٹر و عالم و حکیم دانا
لیکن عشقِ نبیِ اُمّی ابجد ا
ہونگے اوصاف اور بھی انکے سوا
اقبال کو تو نے آکے اقبال کیا

۵۵۱

کس کی مامن نہین ہے تیری سرکار؟ — دربار نہین ہے کس پہ تیرا دربار؟
فرقِ اقبال کیون نہ ہو تجھ پہ نثار — ہے آج خلیفہ بھی تیرا منصب دار!

۵۵۲

سلطانِ علوم ظلِّ ربِّ علّام — دارائے دکن امیرِ اہلِ اسلام
مرجعِ عام و ملاذِ ہند و محبوبِ انام — شاہ عثمان ہے ملک و ملت کا نظام

متفرقات

۵۵۳

اسلام نے شرک کو جہان سے کھویا — اب رسم کی طور پر ہے بُت کی پوجا
فارق کیا چیز ہے مین اس سوچ مین تھا — آوازِ سروش آئی کرما کرما

۵۵۴

سترِ صوفی کی جستجو ہے بیجا — زاہد پروانگی مگس کو ہے بلا
جبری سے پوچھ اس کو کیا خاک ملا — بیدل ہی کے سر کو راس ہے یہ سودا

۵۵۵

جسرِ موصلِ اجل کو ہے وہ پاتا — یہہ نادمِ لذّات سے ہے گھبراتا
امید اوسکی ہے روز افزون بخدا — ہر آن ہے اس کا خوف بڑھتا جاتا

۵۵۶

رسم و حدودِ دنیا پہ بہت غور کیا — رومی و غزالی کی کتابوں کو پڑھا
دنیا کی حقیقت کو مگر پا نہ سکا — گلشن ہی نے یہہ معمّا کھولا

۵۷

کیا ہے جسم و خیال؟ صورت صورت
محور دنیا کا کیا ہے؟ غفلت غفلت
لازم غرض انکا کیا ہے؟ حرکت حرکت
ہے دین کا کیا مدار؟ الفت الفت

۵۸

اک بحر مین اشعار ہین دفتر دفتر
کھل جائیگا اس مثال سے سر تا سر
جن مین ہین کل مراتب خیر و شر
ہے وحدت و کثرت مین تعلق کیونکر

۵۹

ہے نفس کا ادّعاے توحید غرور
کب تھا وہ ایاز کی پرستش سے نفور
محمود اگرچہ بت شکن ہے مشہور
یہہ بندۂ زر ہے اور وہ عابد حور

۶۰

کیونکر جئین زیست ہوگئی ہے دوبھر
جینے مین قلق ہے اور مرنے مین خطر
کیا موت کو چاہین کہ گناہون کا ہے ڈر
رحمت رحمت کا ورد ہے شام و سحر

۶۱

قول و عمل و جذبہ و اخلاق و خیال
حب جان و جہان ہے گر حسن و کمال
ہین حضرت عشق کے یہہ سارے اشکال
سودا جان و جہان کا ہے قبح و زوال

۶۲

ہے فن نجوم مین برہمن کامل
اضداد کا اجتماع خود ہے باطل
کرماؔ و تناسخ کا بھی ہے وہ قائل
تاویلات ضعیف سے کیا حاصل

۶۳

یورپ والو بہت ہراسان ہم ہین
درماندۂ حادثات دوران ہم ہین

دل دل کی جگہ نہین پریشان ہم ہین
اے چرخ رہے یاد مسلمان ہم ہین

۶۴

دنیا مین ہین ہم عصمتِ مریمؑ کے گواہ
پھر کیون یورپ کی پھر گئی ہم سے نگاہ؟
اور آپ کو بھی مانتے ہین روح اللہ
عیسیٰ کہئے تو کچھ ہمارا ہے گناہ؟

۶۵

جیتا ہے جو مرنے کو مُدھی ہے وہ بُدھی
مرنے کا نہ غم اُسے نہ جینے کی خوشی
جینے پہ جو مرتا ہے وہی ہے دہری
مردہ بھی ہے زندہ بھی ہے نشاط صوفی

۶۶

محروم ہے دو جہان کی لذت سے بُدھی
زاہد کو ہے امیدِ نعیمِ ابدی
دہری کو ہے دونون کی غم آمیز خوشی
ہر حال مین مست ہے مگن ہے صوفی *

نعت و منقبت (بے التزام چہار قافیہ)

۶۷

میت کو زمین پہ سیر کرتے دیکھا
دیکھا شقُّ القمر زمانے مین ترے
شیطان کو انسان سے ڈرتے دیکھا
سورج کو بھی ڈوب کر ابھرتے دیکھا

۶۸

ہے نزع مین باپ۔ پاس گریان دختر
کس شان کے بندے ہین کہ دونون خوش ہین
دیتا ہے اسیکو اسکے مرنے کی خبر
رحمت ہو خدا کی تا ابد دونون پر

۶۹

کیا ہے اسلام؟ عاشقی۔ قُربانی
جس کا سہرا ہے اور سرِ ابراہیم

* رباعی نمبر ۶۶ کے بعد ۱۱۹ سے ۱۳۰ تک پڑھین (دونون داخل)
اسکے بعد ۶۷ سے ۱۱۸ تک

کی ابنِ ذبیحین نے تکمیل اسکی
تیرے سر کی قسم ہے اے ذبحِ عظیم

۵۰

جینے مرنے سے جس کے کچھ نفع نہین
انسان ایسا کسی نے دیکھا ہے کہین
اے زندگیٔ احمدؐ ولے مرگِ حسینؑ
فیضِ محی و ممیت کا ست ہو تمہین

۵۱

ہے وارثِ انبیا رسولِ دو جہان
اس کے وارث بتولؑ و شاہ مردانؑ
ہین ان کے کمالات کے وارث سبطینؓ
وارث ان کا ہے شیخ جن و انسان

۵۲

اے عاشق و معشوقِ خدا کونین
وارث ہین ترے حال کے دو نور العین
غوث الاعظمؓ ہے فرد معشوقون ہین
عشاق کے کاروان کا سالار حسینؑ

۵۳

تھے اہلِ عرب زبان پہ کیا کیا نازان
کی ایک اُمّی نے بند ان سب کی زبان
پھر اس کے خلف نے بھی دکھایا اعجاز
پھر اک عجمی سے دب گئے اہلِ لسان

۵۴

اے بو الارواح اے نبیٔ اُمّی
جاری ہے ترا فیضِ جلی فیضِ خفی
تھا مسجدِ اقصیٰ مین یہ وردِ جبریلؑ
تو اور ہے اے صاحبِ قرآن علیؑ

۵۵

نجران سے وفد کے راہب آئے
ٹھہرائی مباہلہ کی روح الحق نے
چرخِ چارم سے بولے یون روح اللہ
نادانو مباہلہ اور ان پانچون سے

شعر ۷۶
اللہ رے فیضانِ نبیِّ اُمّی
ہے سارے تصانیف پہ وہ سایہ فگن
چھوڑا قرآن صامت اور ناطق بھی
اور تحتِ قدم اسکے ہین جتنے ہین ولی

شعر ۷۷
نسلِ اسحاقؑ ہین بہت سے ہین نبی
اولادِ حسینؓ ہی مین ہین جملہ امام
اسماعیل سے ہے اِک نبیؐ عربی
قطب الاقطاب ایک تو ہے حسنی

منقبت

شعر ۷۸
اللہ جؔ کا شیر اور وصی احمدؐ کا
خیبر کی وہ فتح یہہ یمن کی تسخیر
معصومہ کا زوج مومنون کا مولا
خالدؓ کس کو نہین علیؓ پر غبطہ ؟

شعر ۷۹
قدرت مین خدا کی نہین ایسا جوڑا
بی بی کو ملی ہے انبیا کی عصمت
انکی اولاد کیون نہو نورِ خدا
شوہر وارث شجاعت و حکمت کا

شعر ۸۰
بے عیب تھا بے داغ تھا بے کینہ تھا
سینہ سے لگایا تھا نبیؐ نے جسکو
سینہ نہین نور کا وہ آئینہ تھا
سن اے نادان عمرؓ کا وہ سینہ تھا

شعر ۸۱
فارس والے کا جب ستارہ چمکا
ہے شاملِ اہلِ بیت اللہ جؔ رے وہ
دینِ بیضا سے بن گیا نورِ ہدا
اور مرشد امام جعفرِ صادقؓ کا

شعر ۸۲
آئینۂ علم و فیض مرشد میرا
ہمنام خلف بھی ہے خلیفہ بھی ہے
ہے وارث حال خامس آلِ عبا
تفسیر حسینی کا ورق ہے گویا

۵۸۳

اقلیمِ ہند مین ہے وہ بے ہمتا | کشفِ اسرارِ دین پہ مامور جو تھا
زیبا ہے اُسے حکیمِ امت کا لقب | بے حجتِ بالغہ نہین یہہ دعوی

۵۸۴

ظلمات ہے جسم اور دل آبِ حیات | صورت حبشی کی ہے ملائک کے صفات
تپتی ہوی ریت پر وہ دن بھر جلنا | اور پھر وہ احد کا ذکر اللہ رے ثبات

۵۸۵

وہ مومنِ اول اور وہ مونسِ غار | تن من دھن جس کا تھا پیمبر پہ نثار
دی روح نبی نے اُسکے اخلاص کی داد | جب اس نے کیا بتول سے استغفار

۵۸۶

مقتولِ خنجرِ ستمگر ہے عمر رضہ | مدفونِ روضۂ پیمبر ہے عمر رضہ
ارضِ موعود فتح کر لی اس نے | شانِ ختمِ رسل کا مظہر ہے عمر رضہ

۵۸۷

اللہ رے جلال اور جمال باہر | عقلِ مَلک و جن و بشر ہے حائر
کہتا ہے یہی اخذ یہی احمد بھی | مین ہون مین ہون کہان ہے عبد القادر

۵۸۸

ہے قابلِ عشق کس قدر قلبِ بشر | اور ہے اس کیمیا کا کس درجہ اثر
نادیدہ عاشقِ قرن کو دیکھو | نہ چرخ و عقولِ عشرہ بھی ہین ششدر

۵۸۹

وہ صاحبِ قربِ خاص بسطام کا پیر | سلطانِ عشق کی وہ گویا تصویر
حیران ہین ابو تراب بخشی کیا کیا | اللہ رے جلالِ پوستین پوش فقیر

۵۹۰

کعبہ مین وہ قرآن کا پڑھنا بے باک
رکھنا وہ لگائے دل سے نعلینِ پاک
وہ فقہ و حدیث مین خداداد کمال
بحرین علم و عشق و یک کوزۂ خاک

۵۹۱

سرتاجِ شہور خود ہی تھا ماہِ صیام
زہراؑ و علیؑ بڑھا گئے اور اکرام
بست و یکم و سوم کو جن کا ہوا وصل
پیدا ہوا چوبیسوین کو اُن کا غلام

۵۹۲

وہ صوفیٔ باصفا وہ گنجہ کا حکیم
پائی تھی جس نے خضرؑ سے بھی تعلیم
میدانِ وغا مین پھونکتا ہے جب صور
کیا کیا ہیجان مین آتے ہین عظمِ رمیم

۵۹۳

ہے اس کا کارنامہ نشرِ قرآن
نورین حقوق پر ہین اسکے برہان
اے صلحِ حدیبیہ والے جنگِ تبوک
تم دونون جانتے ہو کیا تھا عثمانؓ

۵۹۴

اے وادیٔ طف کعبۂ عشق و عرفان
تجھ پر سے دل و دماغِ شاطر قربان
دونون کو کیا سے کیا بنایا تو نے
دی شعر کو جان فلسفہ کو ایمان

۵۹۵

عالم عابد کریم عادل سلطان
مرتاض ولیٔ کامل و قطبِ زمان
زیبا ہے لقب خلیفۂ پنجم کا
کس درجہ وہ سادات کا تھا مرتبہ دان

۵۹۶

قرآن کے اسرار کا ہے گنجینہ
انوارِ نبوت کا ہے وہ آئینہ
کہتے ہین اُسے مدینۂ علم کا باب
لوحِ محفوظ ہے علیؑ کا سینہ

۹۷
وہ رقص وہ وجد و حال بیتابانہ
وہ مَے کے زور اور وہ نے کے شور
میرے خواجہ کے نعرے وہ مستانہ
اجمیر ہے یا پریم کا بُت خانہ

۹۸
اے مرکزِ علم و عمل و عشقِ نبیؐ
ایمان و جان و دل سمجھتے ہیں تجھے
عالی ہے ترا مقام اور نام علیؓ
سارے صدیق سب شہید اور ولی

۹۹
خاتم ہو خلافت کا مشیت یہہ تھی
فاروق تھا فاروق تھا وہ فاروق تھا
اس شاہ میں کس بات کی تھی ورکمی
صدیق تھا صدیق تھا صدیق علیؓ

۱۰۰
ہے فقر کے آسمان پہ تیری کرسی
شرماتے تھے نوریوں کو تڑپاتے تھے
ہیں پائے نگل ہوں بوترابؓ ادرکنی
وہ نیم شبی نالے وہ غرّی غیری

۱۰۱
جس کے ایمان کے تھے مشتاق نبیؐ
منکر سن رکھیں وہ کوئی اور نہیں
اسلام نے جس سے شان شوکت پائی
ہے صہرِ رسول اور دامادِ علیؓ

۱۰۲
کس شان سے مکہ کا دلیر آتا ہے
جبرئیلؑ نے دی خانۂ ارقم سے ندا
اسلام کی تائید کو شیر آتا ہے
دیوِ سرکش کو کرکے زیر آتا ہے

۱۰۳
ہمدوشِ نبوت ہے ولایت تیری
اللہؐ کے مُلک پر ہے قبضہ تیرا
ہے ہمسر معجزہ کرامت تیری
ظاہر ہے ترے نام سے قدرت تیری

نمبر ۱۰۴

قنبر اُمرا فخر ہے غلامی تیری ۔ اپنے آقا سے کر سفارش میری
کر عرض کہ شاطر رہے کبتک محروم ۔ دیدار سے اسکے آپ جسکے ہین وصی

منقبت و مدح

نمبر ۱۰۵

الفاظ کی بندش و فصاحت دیکھو ۔ مضمون کی جدت و بلاغت دیکھو
ہے سہلِ ممتنع کلامِ اکبر ۔ محبوبِ الٰہی کی کرامت دیکھو

مدح

نمبر ۱۰۶

بخت اسکا منور رہے مثلِ خورشید ۔ عالم مین معزز ہو بہ مثلِ جمشید
اس پر رہے رحمتِ رسولِ انور ۔ اے عرشِ عظیم والے اے ربِّ مجید

نمبر ۱۰۷

ہمدردیٔ ملک و ملت اسکا تھا شعار ۔ سید مرحوم پہ ہے قوم نثار
شمعِ اسلام کا وہ پروانہ تھا ۔ ہوتے اے کاش ایسے کا فرد و چار

نمبر ۱۰۸

وہ جدتِ الفاظ و معانی کی بہار ۔ تخئیلِ غریب کا وہ پھولا گلزار
وہ نظم و نثرِ فارسی و اردو ۔ وہ سب سے الگ روش وہ نادر افکار

نمبر ۱۰۹

رنگینیٔ مضمون ہے کہ جنت کی بہار ۔ اشعار روانی مین ہین سیلِ کہسار
الفاظ عجیب ٹھاٹھ کے ہین لیکن ۔ گفتار ہے طوطی کی نہین صوتِ ہزار

نمبر ۱۱۰

مدراس مین اپنا خاندان ہے ممتاز ۔ تجھ پر ہے اسے اور نہ ہو کیونکر ناز

جبتک تو چاہے زندہ رکھے تجھے حق
ہو صحتِ جسمانی و قلبی دمساز

١١١
مسلم کو وہ دیتا ہے رجا کی تعلیم
ساتھ اس کے ہے اسرارِ قدر کی تفہیم
اللہ رے ظہورِ رحمتِ ربِّ رحیم
گنج غیبی ہے دستِ عثمانِ کریم

١١٢
تھا بارِ امانت اور بارِ عصیان
نواب کا بھی سر پہ اٹھایا احسان
اے چرخِ خمیدہ پشت شاطر کو دیکھ
ہین اک کفِ خاک پر کئی کوہِ گران

١١٣
میر و سودا و درد و داغ و مومن
نظم و شوق و امیر و شاد و محسن
ہر ایک کا رنگ ہے جدا ڈھنگ جدا
کس جوہر پہ نہین ہے نازان معدن

١١٤
ہے اسکی زبان صاف شیرین پیاری
یا نہرین بہشت مین ہی جاری
اڑتے ہین جگر سے خون کے فوارے
الفاظ برنگِ نیشتر ہین کاری

١١٥
کیسی تندی ہے اور کیسی تیزی
کیسی مستی ہے اور کیسی گرمی
اعصاب مین بجلیون کو دوڑاتا ہے
کرتا ہے جگر کباب جامِ عرفی

١١٦
اگلے ہین دہن سے لعل کیسے کیسے
تشبیہین نئی ہین استعارات نئے
کیا شوکتِ الفاظ ہے کیا زورِ بیان
لیکن لگتے نہین جگر پہ چرکے

١١٧
دورِ حاضر مین کیون نہو لاثانی
فخر رازی ہے شبلی نعمانی

تاریخ کو فلسفہ بنا کر چھوڑا | پیدا کئے وہ دلائلِ برہانی

متفرقات

۱۱۸
دیکھو فیضِ غلامیٔ آلِ عبا | کیا خلعت نور ذہن نے ہے پایا
اوہام سے پاک ہیں مضامین شاطر | الہام ہے القا ہے تخیل کیسا *

رباعیات بے التزام چہار قافیہ

حمد و نعت و منقبت

۱۱۹
زیبا ہے فقط ربِ محمدؐ کو سجود | اور جدِ حسینؑ کو مقامِ محمود
ہیں خیر امم ہی کے لئے اے شاطر | اسرارِ وجود اور انوارِ شہود

۱۲۰
ہے رب میرا رحمٰن حکیم اور قدیر | رحمت ہے مرا نبی شفیع اور بشیر
کہتا ہے جو لاتخف غلام اسکا ہوں | کیا ڈر ہے بشر بھی ہوں میں ای تقدیر

۱۲۱
ہیں شاہدِ علم و جودِ ربِ کونین | عالم اور حضرتِ رسول الثقلین
ہیں ختمِ نبوت پہ بھی شاطر دو گواہ | قرآنِ حکیم و سرِ تسلیم حسینؑ

۱۲۲
کیا ہو سکے حمد و نعتِ اللہ و نبیؐ | وہ ربِ محمد ہے یہہ مولائے علیؑ
ہے کون علیؑ زوجِ بتولؑ اور بتولؑ | سبطینؑ کی ماں ہے جو ہیں نور و ہادی

نعت

* رباعی نمبر ۱۰۹ کے بعد ۱۲۰ سے آخر تک بحر مختلف ہیں

۱۲۳

ای رحمتِ حق ظہور تیرا جو ہوا — قائم ہوئی دنیا مین اخوت کی بنا
توحید کی تہذیب کی تکمیل ہوئی — تو محسنِ کل ختمِ رسل ہے بخدا

۱۲۴

اُمّیِ عرب نور کا تو ہے پُتلا — وہ تیری کتاب وہ کتابی چہرا
کانون نے دماغون کو کیا اُسکا مطیع — آنکھون نے کیا دلونکو اسکا شیدا

۱۲۵

اے ذروۂ طورِ ارتقاے خلقت — آئینۂ لولاک ہے تیری سیرت
تاریخ کا فتوی ہے کہ تو خاتم ہے — یعنی فعلِ عبث ہے ننگِ فطرت

۱۲۶

سمجھے اُمّی کو سنکے قرآن شاعر — دیکھا شق القمر تو جانا ساحر
مجنون کہا شعب سے نکلے جو رسولؐ — کیا عقل کے دشمن تھے عرب کے کافر

۱۲۷

تا حشر رہے پیشِ نظر یہہ تصویر — یہہ ہے مرے خوابِ زندگی کی تعبیر
دل سجدہ کنان نبی ہے آنکھین گریان — اس حال مین قال کا ہے کیا ذکر نکیر

جواب نکیر

۱۲۸

حکمت بھی ہے سحر بھی ہے تیری تقریر — اس ذات کے عشق کی ہے کیسی تاثیر
لے نوم عروس ہو مبارک شاطر — اللہ رے تو واہ رے تیری تقدیر

۱۲۹

شاہد ہین عدو یہہ ہے ترا فضل و کمال — شاعر کا لقب ہے علم و حکمت پر دال
ساحر کے خطاب سے عیان ہے اعجاز — مجنون کے لقب سے ہمت و استقلال

۱۳۰

تاریخ مین جلوہ گر ہے سیرت تیری — باقی ہے کتاب اور خلافت تیری
موسیٰ عیسیٰ بدھ اور کشن کہتے ہین — اے جان رسالت ہے رسالت تیری

۱۳۱

صدقہ سے وصی کے خواب ایسا دیکھا — جس پر ہے ناز چشم و دل کو کیا کیا
مہرِ فلک اور سمتِ ذرہ حرکت — بحرِ کرم اور سوئے قطرہ بڑھنا

۱۳۲

ہے پنجتن پاک کا سر پہ سایا — پابوسئ غوث سے سرافراز ہوا
دارین مین سرخرو رہیگا شاطر — مرشد نے بارہا یہی فرمایا

۱۳۳

موجود ہون دو ایک ارادہ تو جفا — موجود ایک اور دو ارادے بیجا
دو موجود اور دو ارادے یہ جھوٹ — موجود ہے ایک - ایک ارادہ بخدا

۱۳۴

چاہے جو خوشدلی سے جینا مرنا — سن لے دو باتین پیر ہو یا برنا
بعث و تقدیرِ حق پہ لانا ایمان — حیِّ قیوم سے محبت کرنا

۱۳۵

حول و قوت ہے اپنی باز آ باز آ — افعال کے خیر و شر سے فارغ ہو جا
امّارہ و لوّامہ ہین جب تک باقی — ہوتی نہین مغفرت کسی کی بخدا

۱۳۶

ظاہر سے مل رہا ہے باطن کا پتا — کیون عقل کو ہین تردد ذاتِ بیجا
العشق ہو اللہ پہ دل ہے مائل — الحسن ہو الحق یہ ہے صاد آنکھون کا

۱۳۷

مرنا ہے مقدر ہین ضرور اس کے سوا
معلوم نہین کہ خیر و شر ہین کیا کیا
ہے موت اگر خیر تو جینا بھی ہے خیر
اور موت اگر شر ہے تو شر ہے جینا

۱۳۸

کیون تیرِ ملامت کو کمان مین جوڑا
واعظ پک کر جگر ہوا ہے پھوڑا
توڑی سو بار ہم نے توبہ توڑی
دل عرش ہے ایک عرش بھی کب توڑا

۱۳۹

ذاتی جوہر نہ ہو تو ہے ہیچ نسب
اسلاف کی تاریخ ہے افسانۂ شب
گردون کے ستارے تھے خزف پارے ہین
کیا ہو گئے آج اور کل کیا تھے عرب

۱۴۰

تقدیر کو دیکھے چشمِ دانش کی یہ تاب
لاکھون ہین سنّتِ الٰہی کے حجاب
پیشین گوئی ہے وحی و الہام کا کام
کامل کا دل ہے لوحِ محفوظ کا باب

۱۴۱

تاریخ نویسی سے مجھے کیا مطلب
شیوہ یہ مرا نہین ہے آگاہ ہین سب
اصرار سے محسن کے کیا ہے وہ کام
جس کام کا ای دل مجھے آتا نہین ڈھب

۱۴۲

مطلق وحدت ہے اور مقید کثرت
جسم و زور و مکان و وقت و حرکت
بیحد بھی ہین سب کے سب اضافی بھی ہین
صوفی کی یا ہے اینسٹن کی تمت

۱۴۳

عالم کی محبت ہے جنون و حسرت
دردِ سرِ عقل جان کی ہے الفت
حبِّ فردوس یعنی بیم و امید
عشقِ جانِ جہان مدامی عشرت

١٤٤ھ

ہے موت اسے زہر اُسے آب حیات
روز افزون اسکا خوف ہو اسکی امید

اس کے لئے صبر اُسکے حق مین ہی نبات
گر منکر و مومن کو ہو غفلت سے نجات

١٤٥ھ

اردو مین ہے اچھے شعرا کی کثرت
لیکن اقبال انیس اکبر شاطر

کس کی نہین کچھ نہ کچھ وطن پر منت
چارون کا تخیل ہے مفید ملت

١٤٦ھ

کذب و مکر و فریب وظلم و تہمت
یہہ سب آئے ہین ساتھہ الکشن کے

طول امل و بغض و لجاج و ذلت
ابلیس! مبارک تجھے خواب راحت

١٤٧ھ

شمس العلما ہون اور لسان الحکمت
سرکاری مترجم اور مشرک بھی نہین!

استاد کی گرچہ کم ہے مجھ پر منت
گو شاہ نہین تاج ہے سر کی زینت!

١٤٨ھ

ہے شیر شریعت تو حقیقت شکر
جہد اور دعا رہے توکل کے ساتھہ

کچھ جبر کچھہ اختیار ہو مد نظر
طائر کے لئے ضرور ہین دونون پر

١٤٩ھ

یہہ موت سے وہ حیات سے ہے بیزار
جینا مرنا ہے ایک صوفی کے لئے

دہری کا بہشت پیرو بدھہ کو ہے نار
دارین مین ساتھہ اسکے ہے اسکا ولدار

١٥٠ھ

انسان کی خلقت کا عجب ہے ہنجار
خود غرضی و عقل اور یہ بوالعجبی

خود غرضی ہے شعار اور عقل دثار
اللہ کا انکار اجل کا اقرار

۱۵۱

کہسار سے جھوم کر وہ اُٹھا ہے ابر
سینے مین ہے دل کباب سوزِ غم سے
ساقی آ۔لا وہ چیز لا کب تک صبر
آخر مومن ہون رحم کر رحم ۔نہ گبر

۱۵۲

واعظ! دل رندان کی تجھے کیا ہے خبر
کل پی نہ سکے تھے ذکرِ دوزخ پر شیخ
وہ موم کبھی ہے اور کبھی ہے پتھر
بھر بھر کر آج پی رہے ہین ساغر

۱۵۳

تخئیل سے بہرہ یاب ہے ہر شاعر
اللہ بنائے جسکو صاحب اعجاز
تخئیل سے ہے فرقِ مراتب ظاہر
اس کی تخئیل کیون نہوگی نادر

۱۵۴

کب تک یہہ صدمہ ہائے جانکاہ فراق
رخصت اے ہند الوداع اے مدراس
مدفن ہو بقیع اور مسکن ہو عراق
تم مین رکھا ہے کیا بجز بغض و نفاق

۱۵۵

معصوم اگر رسول تھے کیا حاصل
جبرئیل امین تھے سہو و نسیان سے بری
جب تک نہ ہو وہ باتون کا بھی تو قائل
او رزمرۂ اصحابِ نبی تھا عادل

۱۵۶

افعال نہین اس کے غرض پر محمول
عاشق کو جلائیگا جہنم کیا خاک
راضی برضا ہے وہ ظلوم او رجہول
کہتے ہین جسے عشق ہے طلقِ محلول

۱۵۷

دہری حکما کے متحیر ہین عقول
انسان تو پیدا نہین کرتا ان کو
ظاہر ہوے کس طرح ریاضی کے اصول
اور ہے معدوم جو ہے مطلق مجہول

١٥٨

اِخبارِ نبیؐ کا ہے قضائے مبرم
وہ غلبۂ روم اور وہ فتحِ عجم
پیشین گوئی سے بڑھکے ہے کونسی چیز
توحید و رسالت پہ دلیلِ محکم

١٥٩

ایمان ہے علم اور عمل ہے اسلام
احسان جسے کہتے ہین وہ ہے عشق کا نام
علم و عشق و عمل دماغ و دل و دست
اصلاحِ قوائے نفس مذہب کا ہے کام

١٦٠

تخمِ ناپاک بو گیا تھا بنتھام
اسپنسر و مل نے کیا ہیرا پکا کام
اثمار سے روس نے بنائی ہے شراب
انگورہ کی مستی ہے اسیکا انجام

١٦١

مزدک کی مے کمال کا رنگین جام
فیروز کی تیغ اور عصمت کی نیام
اللہ رے نظر فریبی رنگ و ریا
وہ شام تھا سمجھے تھے جسے ہم لسبطام

١٦٢

اللہ کے بندون کی عجب شانین ہین
مٹی کی مورتون مین کیا جانین ہین
اشرافِ خاطر اور خرقِ عادات
مذہب پہ زبردست یہہ برہانین ہین

١٦٣

دنیا فانی ہے کل من فیہا فان
لیکن ڈرتا ہے موت سے صرف انسان
اعمال و عقائدِ صحیحہ ہین ضرور
تا جیتے جی اس درد سے مل جائے امان

١٦٤

مجبور ہین کچھ کہہ بھی نہین سکتے ہین
ہے جی مین کچھ اور منہہ سے کچھ بکتے ہین
افتادہ و خاکسار ہین مثلِ زمین
لیکن ہم آگ بھی دبی رکھتے ہین

١٦٥

مشکل ہین ہر اک بشر کا منھ تکتے ہین
کیون شرمِ گنہ! دعا بھی کر سکتے ہین
اے چرخِ ستم پیشہ سمجھ کر کر ظلم
عاجز ہین مگر ہم بھی خدا رکھتے ہین

١٦٦

سرپٹ جاتا ہے توسنِ عمرِ روان
نہ پاؤن رکاب مین نہ کف مین ہے عنان
گھوڑے پر ہم ہین خوف ہے ہم پہ سوار
ہر گام پہ ڈر ہے کہ گرائیگا یہان

١٦٧

میخانہ مین رات دن پڑے رہتے ہین
پیمانہ کی گردش کے ستم سہتے ہین
تو کس سے ڈراتا ہے ہمین اے واعظ
کیا اُس سے جسے غفور بھی کہتے ہین

١٦٨

ہم عرش ہین ہم چرخ ہین اور ہم زمین
ہم جن ہین ہم ملک ہین ہم حور العین
افرادِ موالیدِ ثلاثہ ہین ہم
ہم کیا نہین بند آنکھین جب دم کر لین

١٦٩

رکھ یاد قساوت مین بھی ہے صبر کی شان
ہوتا ہے تہور پہ توکّل کا گمان
ہے کبر مین شکر بخل مین زہد کا رنگ
مشکل ہے مقامات کی سالک! پہچان

١٧٠

ممکن ہو تو یہ نہ جان کیا شی ہے گناہ
بچ اس سے وگرنہ تا نہ ہو حال تباہ
یہ بھی جو نہ ہو سکے تو کر استغفار
عارف تو ہے بدری کہ ہے لاحول پناہ

١٧١

وہ فارسِ میدانِ تہور نہ رہے
بدر و احزاب کے بہادر نہ رہے
حق پر قربان ہونے والے ہین کہان
رونا یہ ہے کربلا کے وہ حُر نہ رہے

۱۷۲

اس خندہ سے ڈر جس سے ہو غفلت ناشی | وہ گریہ نہ کر جو لہر ہے غفلت کی
ہے قابلِ دیدِ خلق و مقبولِ خدا | ضاحک کی بکا ہو یا ہو ضحکِ باکی

۱۷۳

تکلیفین ہین بشر کو کیسی کیسی | شرعی جسمی خیال اور حافظہ کی
پھر اس پہ کرینگے رشک سارے مخلوق | ہوجائے یہ فانی جو فنا فی الباقی

۱۷۴

مرجانے کو آج کون ہوگا راضی | یا کون قبولیگا حیاتِ ابدی
ہر حال مین راضی برضا کا حق ہے | کیا بات ہے اے صاحبِ تمکین تیری

ثلاثیات

۱۷۵

اخلاق و سیاست کی ہے مذہب پہ بنا | مذہب جو گیا بولشویزم آیا
اسلام ہی اسکا ہے عدو سب سے بڑا

۱۷۶

معلوم ہین نجاشی و جعفرؓ کے مقال | بوسفیان کے جواب ہرقل کے سوال
یورپ کا تعصب مگر اب تک ہے بحال

۱۷۷

اکبر اقبال محسن اور شاطر کی | تخئیل مین ہے عجب فلک پروازی
لیکن غالب وہ تو ہے طلسم معنی

رباعیات فارسی

۱۷۸

دیدم در خواب حضرتِ نعمانؒ را | ہم بر قدمِ غوثؓ شدم ناصیہ سا

یارب بطفیلِ شان مرا نیز رسان
بر اوجِ کمالِ فقہا و عرفا

۱۱۷۹ھ

باز آ باز آ زخوابِ غفلت باز آ
از خوف و غم اصلا نتوان گشت رہا
یا عقلِ تو انکار کند از مردن
یا قلب تو آشنا شود مردن را

۱۱۸۰ھ

یاس و حرمان و خوف و غم این ہمہ نیست
مردن آسان شود چنان باید زیست
گردون بہ مرادِ کس نہ گردد شاطر
دُردے در جام خود نہ دارد آن کیست

۱۱۸۱ھ

مرگِ نوابِ عبدِ قادر قہر است
در ساغرِ ما بجاے صہبا زہر است
صد گونہ شکایت است در دل اما
مہرے بلبم ز لاتسبوا الدہر است

۱۱۸۲ھ

آن کو کہ جمالِ خود نمائے تو نہ دید
وان کیست کہ صوتِ بے صدائے نہ شنید
وہم و شک و ظن سپس یقین و رویت
ہر کس صہبا بقدرِ پیما نہ چشید

۱۱۸۳ھ

ساقی چو بہ چشم مست ساغر پیمود
اندوہ و ہراس نیز با عقل ربود
پرسیدم از و عشق سرت گرم چیست
عش لی وق عن سوائی قلبک فرمود

۱۱۸۴ھ

در نالۂ من سوز و اثر ریختہ اند
سرمایۂ سوداش بہ سر ریختہ اند
معلوم شد از زبانہ خیزئ زبان
صد برق بہ قالبِ شرر ریختہ اند

۱۱۸۵ھ

اے در گروِ مدرسہ بحث و نظر
برخوان سبقے ز لوحِ نو نوشتہ بر

تا کے لم و لا و تا کجا قال اقول　　تا کے شش و پنج و تا کجا بوک و مگر

۱۸۶

اقبال و اسد سخنوران ممتاز　　بر فطرت شان هند و عجم را صد ناز
دارند بدست راست تیغ هندی　　وندر چپ ساغر شراب شیراز

۱۸۷

از خاک سرشتند همه پیکر عشق　　جبریل معزز است زبان و پر عشق
اندیشه بود مات کمال صانع　　در قالب عقل ریخته جوهر عشق

۱۸۸

حسان الهند عاشق ختم رسل!　　مینائے عشق را پیامت قلقل
با شعر جنون زائے تو آمیخته اند　　بوئے گل و زود رگل و شور بلبل

۱۸۹

قدری گوید که ما علم مختارم　　جبری داند که بنده ام ناچارم
درمان پئے درد زندگی از من پرس　　من بیدل و دل بدست یارے دارم

۱۹۰

تو جان جهانستی و ما را جانان　　حب تو بود در دل مسلم ایمان
حق بین شود آنکه فیض از نور تو یافت　　تو مردم چشمش و بشر چشم جهان

۱۹۱

اسلام جهان راست بهشتے بازین　　نخلش ز حرا و آبش از بدر و حنین
چون از پس قرنے به دنشرون آمد　　دادندش آب و رنگ از خون حسین

۱۹۲

روشن گہرے نازشِ نسلِ ایران　　آورد شموسِ علم از کاہکشان
ہستند عیالِ او فقیہانِ جہان　　اعظم بلقبے امام و نامش نعمانؒ

۱۹۳

خواہی گزریستن بہ آئینِ یقین　　حق را کارش سپار و فارغ بنشین
خوف و غم و فکر و خشم و یاس و حسرت　　خیزد ہمہ از چرا چنان گشت و چنین

۱۹۴

راضی بہ رضا زی کہ شوی مستغنی　　صد گونہ عذابست ز جہلت ناشی
گر نامۂ تقدیر تو افتد بہ کفت　　فی الحال شوی شہید و صدیق و ولی

۱۹۵

از تخمِ ضعیف نشو یابد شجرے　　وز قطرۂ آب بستہ گردد گہرے
قدرِ اکلیلِ جم بہ جامے دریاب　　تاب و تبِ صد دل است اندر شررے

۱۹۶

ہر مطلوبے کہ طالبِ آن ہستی　　یا از تو بُرد یا بشوی خود فانی
محبوب شود مرگ ہمین است نجات　　پیوند قوی بدار با نورِ نبیؐ

۱۹۷

باطل چو گریخت کرد حق جلوہ گری　　حق آمد و باطل بہ عدم شد سفری
تغییرِ سلوک جذب از من بشنو　　اذ غبت بدا و اذ بدا غیبنی

نیرنگِ عشق

کیا گرم ہے حبِ آفلین کا بازار
ہین شمس ہون ہر برق کو یہ ہے پندار
ہر سر کیلئے ہے ایک سودا درکار
جینے پر مرنا ہے یہ لیل و نہار
کوئی زن و فرزند کو کرتا ہے پیار
جیتا ہے یہ بہرِ انبہ و سیب و انار
کرتی ہے کسی کو مست بوئے گلزار
یہ زیور پر فدا وہ خلعت پہ نثار
سودائے زر کے دیدنی ہین آثار
کوسون کا سفر اُسکو نہین ہے دشوار
اِسکو شطرنج ہے توجہ کا مدار
یہ مستی مے سے گلفشان لالہ عذار
پاتا نہین کوئی بے کمیٹی کے قرار
حبِ وطن و قوم مین یہ ہے سرشار
یہ دیوانہ ہے شعر زلف خمدار
عزیٰ و منات و لات ہین برسرِ کار
تینون کے تینون ہین دوانِ خونخوار
صدّیق فقط ہین اُس کے بت سے بیزار
القصہ ہے، کائنات کل الفت زار
ہر ذرہ سے حسن و عشق کا ہے اظہار
خیر و شر کا بھی عشق ہی پر ہے مدار
ابراہیمی نظر کو کر اپنا شعار
ظاہر ہے احد نہین مظاہر کا شمار
ہوتا ہے کہین وہ خوف و حرمان کا شکار
اُس کا نہو دارین مین کیون بیڑا پار
وہ سیرِ محیط اور وہ مرکز پہ قرار

یہ میکدہ غفلت کا ہے کیا صاعقہ زار
ہر مست کو یہ دھن ہے کہ مین ہون ہشیار
ہر دل کیلئے ہے ایک دلبر ناچار
وہ صحتِ جسم کا ہے دائم بیمار
گاہک ہے کسی کے دل کا حسنِ بازار
وہ از پئے حلوا و کباب و آچار
اور ہے کوئی وارفتۂ دشت و کہسار
آئینۂ سادہ دل بھی ہے کیا پُرکار
سوداگر تجھ سے کم نہین بو تیمار!
دل جس کا اچھلتا ہے برائے مضمار
اور اُسکو مراقبہ ہے مچھلی کا شکار
وہ گرمیٔ نے سے سوز خوان موسیقار
پھرتا ہے اِلکشن مین کوئی مجنون وار
اور اپنی زبان پر اُسے استکبار
وہ پروانہ ہے علم شمعِ رخسار
یا گرم ہے مُلک و مال و زن کا بازار
سبطینؓ و علیؓ کے غم سے سینے ہین فگار
وَیرِ اعظم ہے سومناتِ پندار
مربوط اسی سے ہین ثوابت سیار
دل بین ہے نظر۔ نظر مین دل اے ہشیار
یعنی وہی نور ہے کہین اور کہین نار
حبِ آفل ہے مرگِ دل آخر کار
تکرارِ تجلّی بھی نہین ہے زنہار
تغئیر کے قابل نہو جس کا دلدار
رکھتا ہو جو دل بہ یار اور دست بہ کار
محترم مرا پُرکار رہے مثلِ پرکار

(مرشدی مدظلہ)

العشق ہو اللہ ہے راس الاسرار

نسبی تعلقات

(۱) میرے دادا اور نانا دونوں نواب انورالدین خان شہید والی ملک کرناٹک کے پرپوتے تھے۔ میری دادی (جو عالمہ اور شاعرہ تہیں) ہز ہائنس نواب والاجاہ فرمان فرمائے کرناٹک کی نواسی اور میری نانی ہز ہائنس نواب اعظم جاہ رئیس کرناٹک کی دختر تہیں۔ (۲) دادا کو سکندر جنگ کا خطاب تھا۔ نانا کو بہادر حسن جنگ انورالدولہ اور اعظم الملک کے تین خطاب تھے نانی کو نواب کا والد مرحوم چچاؤں اور بہائیوں کو خانی اور ملک خطاب ملا (۳) میری دادی انکے والد اور برادران، میرے والد اور ان کے بہائی میرے تمام بہائی اور اولاد سب کو فطرۃ الٰہی نے شاعری کا ملکہ عطا فرمایا (۴) اٹھارہ برس کے سن میں میرے والد نے جو قصیدۂ عربی صنعت عاطلہ میں لکھا تھا وہ شائع ہو چکا ہے آپ مدراس یونیورسٹی کے فلو تھے اور گو انگریزی میں کوئی امتحان نہیں دیا تھا لیکن ذہنی و اخلاقی خصوصیات کی بنا پر گورنمنٹ نے ابتداہی میں آپ کو ڈپٹی کلکٹر بنا دیا۔

ذاتی حالات

(۱) ۱۸۹۶ء سے مجھے خاندانی پولیٹیکل پنشن ملا کرتی ہے (۲) بتقریب دربار جوبلی ہز ہائنس شاہ محبوب دکن کی حضور میں قصیدہ پڑھا تھا ۱۹۰۵ء (۳) ۱۹۰۸ء سے مدراس یونیورسٹی کے بورڈ آف اسٹڈیز کا ممبر ہوں۔ اور (۴) ۱۹۱۱ء سے مدراس یونیورسٹی کا ممتحن (۵) باعتراف لیاقت فارسی عربی و خدمات تعلیمی سرٹیفکیٹ آف آنر گورنمنٹ ملا ۱۹۱۱ء (۶) ۱۹۱۲ء سے زمیندار رشانیورم ہوں (۷) ۱۹۱۳ء سے ہز ہائنس پرنس آف آرکاٹ جی سی ای ئی کا ایجنٹ۔ اور (۸) ۱۹۱۶ء سے آنریری مجسٹریٹ ہوں (۹) ۱۹۱۶ء میں وزیر ہند اور ہز اکسیلنسی ویسرائے بہادر سے امور سیاسی پر گفتگو کرنے کے لئے مدراس گورنمنٹ نے مجھے بھی مسلمانوں کا نمایندہ منتخب کیا تھا (۱۰) پبلسٹی کانفرنس منعقدہ ۱۹۱۹ء کا میں بھی ممبر تھا (۱۱) قوم کیجانب سے لسان الحکمہ کا خطاب اور اڈرس اور تمغہ دیا گیا۔ اپریل ۱۹۲۰ء (۱۲) گورنمنٹ سے شمس العلماء کا خطاب ملا۔ جون ۱۹۲۰ء (۱۳) ۱۹۲۰ء سے امتحانات القاب مشرقیہ کا بھی ممتحن ہوں (۱۴) ۱۹۲۰ء سے میسور یونیورسٹی کا ممتحن اور اسکے بورڈ آف اسٹڈیز کا ممبر ہوں (۱۵) ۱۹۲۲ء میں ہز رائل ہائنس پرنس آف ویلز کے خیر مقدم کے لئے مدراس یونیورسٹی نے ایک شاندار جلسہ منعقد کیا ایک ہندو صاحب نے سنسکرت نظم اور میں نے فارسی نظم پڑھی خلعت اور تمغہ پایا (۱۶) لبوں کی جماعت کے عربی مدرسہ کا سنگ بنیاد رکہا ۱۹۲۲ء (۱۷) ۱۹۲۲ء سے گورنمنٹ مدراس کا مترجم فارسی دائرہ ہوں (۱۸) آل انڈیا اوریئنٹل کانفرنس نے پنڈتوں کے ساتھ مجھے بھی خلعت دیا ۱۹۲۴ء (۱۹) مدراس

٭ انعقادِ جلسۂ تمہیدی کیلئے جو اشتہار نکلا تھا اوس پر ۹۴ مشاہیرِ صوبہ مدراس کے دستخط ثبت تھے۔ یہہ جلسہ زیرِ صدارت جناب آنریبل سر محمد حبیب اللہ خان بہادر کے سی۔ ای۔ ٹی۔ ممبر گورنمنٹ منعقد ہوا تھا۔ رزولیوشن کی تحریک و تائید جناب مولانا تجمل حسین خان بہادر ایمان۔ جناب آنریبل خان بہادر محمد عثمان صاحب بہادر ممبر گورنمنٹ۔ مولانا شرر مرحوم جناب پروفیسر نعیم الرحمن صاحب ایم اے۔ جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب بہار جناب پروفیسر سید عبد القادر صاحب بہادر ایم اے۔ آنرس۔ جناب عبد اللہ بادشاہ صاحب بہادر بی اے۔ بیرسٹر نے کی۔ اختتامِ جلسہ کے وقت مولانا مولوی حضرت سید شاہ سلیمان صاحب پھلواری صدر تھے اور بڑی پُرجوش تقریر فرمائی۔ دوسرا جلسہ جسمین لسان الحکمہ کا خطاب بھی دیا گیا اور اڈریس بھی اسکی صدارت جناب ہوکار خان بہادر محمد عبد القدوس بادشاہ صاحب سابق شریف مدراس ممبر کونسل نے کی جو اس وقت پریسیڈنسی خلافت کمیٹی کے صدر تھے۔ اس جلسہ میں اکثر اعیانِ شہر کے ساتھہ جناب آنریبل سر عبد الرحیم صاحب بہادر اور آنریبل سر سی پی راماسامی ایر سی ای آئی ممبر گورنمنٹ بھی شریک تھے۔ اردو اڈریس مولانا مولوی محمد عبد المجید صاحب شرر مرحوم بانیٔ قومی رپورٹ نے پڑھا اور انگریزی اڈریس جناب پروفیسر سید عبد القادر صاحب ایم اے (آنرس) یل ٹی نے۔ بیس معزز اصحاب اڈریس کمیٹی کے ممبر تھے اور جناب محمد عبد الحی صاحب بہادر اور جناب موسیٰ سیٹھہ صاحب بہادر ایم۔ یل۔ سی سکرٹری۔



نقل صحیح اڈریس

جناب لسان الحکمہ مولانا مولوی محمد عبد الرحمن صاحب بہادر شاطر مدراسی دام مجدہم

آج صوبہ مدراس اور سرزمین کرناٹک کی علمی و قومی تاریخ میں غالبًا یہ پہلا دن ہے کہ قوم اپنے وطن کے ایک شاعر کی خدمت میں اعترافِ کمال کا وثیقہ پیش کر رہی ہے۔ مبارک ہے وہ شاعر جو قوم سے صلہ لے سکے اور مبارک ہو وہ قوم جو شاعر کو صلہ دے۔ مولانا یہ حقیقت آپ بھی جانتے ہیں کہ جہانِ سخن سے بہت سے شاعر اٹھے اور اپنے اپنے رنگ میں جلوہ گر ہوئے لیکن وہ اپنے معشوق اپنے ساتھہ لائے اور صنم خانۂ عشق میں انکی وہ جبیں پرستش بھی لیگئی یہ خرابات اب بھی آباد ہی اور رہیگی

تا ز میخانہ و می نام و نشان خواہد بود
سرِ ما خاکِ رہِ پیرِ مغان خواہد بود

مگر جناب عالی! آپ کے اعجازِ عشق نے نظم کے پردے میں عجیب ہنگامہ آرائی کی ہے

اور شاعری کی دنیا مین عظیم انقلاب پیدا کیا ہے۔ قوم صرف اوسکے ردیف و قافیہ کی کار جستگی پر یا اوسکے لفظ و معنی کی چستی پر آپ کو مبارکباد نہین دے رہی ہے بلکہ قومیت کا وہ سوز حکمت کے وہ حقایق، فلسفہ کے وہ معارف اور مذہب کے وہ اسرار جنکو آپنے ظاہر کیا ہے قوم سے اعتراف کمال کا وثیقہ طلب کر رہے ہین اور ہم اپنے ضمیر کی رضا و رغبت سے یہ مطالبہ پورا کر رہے ہین۔ جناب عالی! یہ ہم جانتے ہین کہ شاعرون کے کلیات و دواوین پر تاریخی قطعات لکھے جاتے ہین مگر یہ آپ کے اعجاز عشق ہی کا حق تھا کہ اسکے لئے ادیبانِ ملت رہنمایانِ قوم اور اساتذۂ فن نے تعلیقات لکھے اور آپکے غیر معمولی کمال کا اعتراف کیا۔ وہ آواز جو اعجاز عشق کے اعتراف مین دامن ہمالیہ اور راس کماری تک گونج رہی ہے ہمارے کانون تک بھی پہونچی۔ ہم دفعۃً چونک پڑے اور اس شاعر کو ڈھونڈا جسکی قوت تجدید کی شہادت شبلی حالی اکبر و اقبال مجددین و آخرین سابقین نے دی ہے اور آخر ہم نے دیکھا کہ اعجاز عشق کا مصنف ہماری ہی قوم اور ہمارے ہی وطن مین موجود ہے مبارک ہین ہم اور مبارک ہین آپ جو خدا کے فضل سے ہمارے ہم مذہب ہم قوم اور ہم وطن ہین۔

مولانا! آپ نے اعجاز عشق مین اسلام کے رخ روشن سے وہ نقاب اٹھا دی جو حکمائے یونان اور فلاسفران یورپ نے ڈال رکھی تھی۔ عشق توحید نے اپنا اعجاز آپکے پردے مین ظاہر کیا اور اپنی گفت و شنید کیلئے آپکا سینہ اور آپ کی زبان کھولدی ہے آپنے مشرق و مغرب کو ایک پیام دیا ہے اور ہم مطمئن ہین کہ شاعری کی یہ لسان صدق اپنا کام کریگی۔

اسکے علاوہ ہم آپکے روزانہ مذہبی جذبات سیاسی حسیات، تعلیمی خدمات اور تمدنی خواہشات سے بھی ناواقف نہین ہین جنکی تکمیل و تعمیل مین آپنے قوم کا ساتھ دیا ہے اور قوم و ملت کی جمعیتون، جماعتون انجمنون اور مجلسون کو اپنی رائے اور مشورہ سے فائدہ پہونچایا ہے۔ یہ ہمارا خیال صحیح ہے کہ فطرت نے آپ کو شاعری کے قالب مین ڈھالا تھا، مگر مذہب و وطن نے آپکو مہذب باخلاق مصلح اور ہمدرد بھی بنا دیا۔

ہم دلی مسرت کے ساتھ اپنے زمانہ کا یادگار قائم کرنے کیلئے یہ وثیقہ آپ کی خدمت مین پیش کرتے ہین اور اپنی نیکنامی کا اظہار کرنے کے لئے آپکو **لسان الحکمہ** کے موزون لقب سے موسوم کرتے ہین۔ خالق کائنات حی و قیوم سے ہماری دعا کہ ہمارے زمانہ کو اور ہمارے دماغی و روحانی یادگارون کو اور خصوصاً اعجاز عشق کو حیات جاودانی عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہین آپکے خیر خواہ (اراکین مولانا شاطر اڈرس کمیٹی مدراس)

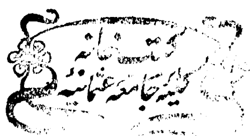
رباعیات کے متعلق ضروری اشارے

(۱، ۲، ۳) ایطا کو جائز سمجھتا ہون (۷) تصویر سے مراد سیرۃ ہے جسکے جزئیات تک تاریخ مین محفوظ ہین (۱۰) رومی اور یونانی سے مولانا روم اور ارسطو مراد ہین۔ (۱۱) بادشاہی اختیارات خدا رکھے اب تک حیدرآباد مین باقی ہین۔ خدا جانے یہہ غلط خیال کیونکر پیدا ہو گیا کہ خلفاے راشدین کا نظام حکومت یوروپ یا امریکہ کی جمہوریت سے ملتا جلتا تھا۔ (۲۴) حدیث مین ہے کہ سورۂ نور کی آیتین واقعۂ افک کے متعلق نازل ہوئین تو والدین نے حضرت عائشہ رض سے کہا رسول اللہ کا شکریہ ادا کرو لیکن صدیقہ نے نہین مانا۔ اس انکار سے عصمت و صدیقیت عائشہ پر نفسیاتی استدلال کیا ہے جو نہایت لطیف اور غور طلب ہے۔ (۲۵) پسر اور مادر سے حضرت عیسیٰ اور مریم اور پدر اور دختر سے رسول اللہ اور سیدۂ مطہرہ مراد ہین (۳۱) روے سخن حضرت غوث الاعظم کی طرف ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی راے کس کے نزدیک قابل وقعت نہین؟ (۳۵) حضرت علی کی ہجرت کا واقعہ ہے۔ (۳۷) بحالت جنابت مسجد مین داخل ہونا حضرت علی رض کے لئے جائز تھا۔ اور حضرۃ مطہرہ عذر نسوانی سے بری تھین۔ (۳۹) حضرت غوث الاعظم کے نام مبارک اور اُس آیت کے اعداد مساوی ہین جسکی نسبت ظن غالب ہے کہ وہی اسم اعظم ہے۔ (۴۲) حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر کی بزرگی عبادت سے نہین بلکہ اس سر کی وجہ سے ہے جو آپ کے صدر شریف مین ڈالا گیا۔ (۴۴) مثنوی مولوی معنوی کی طرف اشارہ ہے جسکی نسبت کہا گیا ہے ہست قرآن در زبانِ پہلوی (۴۷) یعنی مرشدی مولائی حضرت مولانا مولوی شاہ سید حسین صاحب قادری محترم مدظلہ العالی المتعالی جن کی غلامی نے شاطر کو شاطر بنایا۔ (۴۸) مولانا عبدالعلی بحر العلوم جب وقت مدراس تشریف لائے نواب والاجاہ شاہ کرناٹک نے آپ کی پالکی کو اپنے کاندھے پر اٹھالیا۔ الندوہ کے کسی پرچے مین علامہ شبلی مرحوم نے اس واقعہ کا ذکر کرکے لکھا ہے کہ قدر دانی علما کی ایسی مثال تاریخ مین نہین ملتی۔ (۴۹) مدح ہز ہائنیس پرنس آف آرکاٹ جی سی ای ئی مدظلہ العالی۔ (۶۱) دکن امیدون کا کعبہ بنا ہے اے ولی۔ اب اس کے بعد نہ تحویل قبلہ اصلا ہو۔ (۶۳-۶۴) جنگ بلقان کے یادگار ہین۔ (۶۷) حدیث مین آیا ہے کہ میت کو چلتے پھرتے دیکھنا ہو تو ابوبکر کو دیکھو۔ یعنی آپ فنا فی اللہ تھے۔ حضرت عمر کو دیکھ کر شیطان بھاگ جاتا ہے یہہ بھی حدیث کا مضمون ہے۔ چوتھے مصرع مین رجعتِ شمس کی طرف اشارہ ہے۔ روایت مشہور بہت ہے سند ضعیف ہو تو ہو۔ (۶۸) دختر سے مراد حضرت سیدۂ مطہرہ ہین۔ (۷۱) شیخ جن و انسان یعنی شیخ جیلان (۷۳) حضرت موصوف کی فصاحت و طلاقت کا ذکر ہے (۷۴) تیسرا اور چوتھا مصرع عرفی

تحقیق ہے روایت نہین (٧٦) قرآن ناطق یعنی حضرت علیؓ (٧٧) مدح حضرت غوث الاعظمؓ (٧٨) اشاعت
اسلام کے لئے حضرت خالدؓ یمن بھیجے گئے اور ناکامیاب واپس ہوئے حضرت علیؓ کو بھیجنا پڑا۔ خیبر و یمن کے واقعات
بتاتے ہین کہ شجاعت کا ہاتھ اور ہدایت کی زبان آپ دونون کے جامع تھے (٨١) حضرت سلمان فارسی اہل بیت
مین محسوب ہین (حدیث) (٨٢) دیکھو نمبر ٧٢۔ (٨٣) شاہ ولی اللہؒ صاحب مصنف حجۃ اللہ البالغہ۔
(٨٤) حضرت بلالؓ (٨٥) مونس غار یعنی حضرت ابوبکرؓ۔ اس روایت کو شاہ عبد الحقؒ محدث دہلوی نے لکھا ہے
اور قرین قیاس بھی ہے (٨٨) خیر التابعین اویسؓ قرنی۔ فیض اویسی صوفیہ مین مشہور چیز ہے۔ (٨٩)
حضرت بایزید بسطامیؒ کا یہ واقعہ کیمیائے سعادت مین مرقوم ہے (٩٠) مدح حضرت عبد اللہؓ ابن مسعود
(٩١) تین اور اکیس چوبیس ہوئے۔ ٢٤ رمضان ١٢٩٢ھ شاطر کی تاریخ ولادت ہے۔ (٩٢) حضرت
مولانا نظامیؒ گنجوی (٩٤) کربلا کا واقعہ اور اسکے اسباب کون نہین جانتا البتہ اسکے نتائج غور طلب ہین
(٩٥) حضرت عمرؒ ابن عبد العزیز۔ (١٠١-١٠٢) حضرت فاروق اعظمؓ (١٠٣) حضرت غوث الاعظمؓ
(١٠٥) اکبر مرحوم کا اخیر زمانہ خانقاہ درگاہ حضرت محبوب الٰہیؒ مین گذرا تھا تو آنکھون کا کھویا ہوا نور
دل کو روشن کیون نہ کر دیتا۔ کلام کو غور سے پڑھو روح کی تجلیان ہین یا طور کی بجلیان (١٠٦) مدح کے
ضمن مین ہز ہائنس پرنس آف برار ظلہ العالی کے والدین دادا دادی پردادا اور بھائیون کے نامون کی
طرف اشارے ہین (١٠٨) نظم و نثر فارسی و اردو کو مد نظر رکھو تو غالب کی ہمسری کا دعویٰ کون کرسکتا ہے
(١٠٩) حکیم قاآنی (١١١) ہز اگزالٹڈ ہائنس شاہ دکن خلد اللہ ملکہ (١١٢) ٤٩۔ (١١٤) شہدائے کربلا کے
خون کی تاثیر دیکھنا ہو تو میر انیس کا کلام پڑھو (١١٥) قصائد تو مشہور چیز ہے۔ دیوان مین عرفی کے دل کا اصلی
حصہ نظر آتا ہے (١١٦) وہی حکیم قاآنی جس کے ہان سب کچھ ہے نہین ہے تو ایک عشق کی گرمی (١٢٧-١٢٨)
حدیث مین آیا ہے کہ مرنے کے بعد فرشتہ ایک تصویر دکھاکے پوچھتا ہے کہ اس شخص کے باب مین تو کیا کہتا تھا اس
سوال کا جواب جو جس طرح دیگا اسکے مطابق اس سے معاملہ ہوگا۔ شاعر اپنے آپ کو عالم مثال مین فرض کرتا ہے۔
پہلی رباعی گویا فرشتہ کا جواب ہے اور دوسری جواب الجواب۔ ظاہر ہے کہ تصویر رسول اللہؐ کے سوا اور کس
کی ہوسکتی ہے؟ (١٢٩) نعت (١٤١) میرے محسن دوست جناب خان بہادر محمد بذل اللہ صاحب سی ای ٹی۔ او بی
ای بلکلکٹر لدیپہ کی دختر کی شادی مین تاریخ کہنے کے لئے بیحد اصرار کیا۔ اس فن سے مجھے کوئی مناسبت نہین مین تو اسکو
تنگ شاعری سمجھتا ہون لیکن دوست کی طبع نازک کا پاس ضرور تھا دماغ سوزی کی اور یہ مصرع کہا۔ ع۔
شہاب الدین داماد بذل اللہ اچھا ہے۔ تاریخ پورے مصرع مین نکل آئی نہ تدخلہ کرنا پڑا نہ تخرجہ (١٤٧) ایک
خاص موقع پر حضرت اقدس نے اپنی کلاہ عنایت فرمائی اور ترقیٔ علم کی دعا دی یہ اسکی طرف اشارہ ہے۔ شاہ نہین ہے

۷۸۶

شاعری جزویست از پیغمبری



احسان عشق کا ضمیمہ

سنہ ۱۳۴۸ ہجری سنہ ۱۹۳۰ء مئی

شمس العلماء لسان حکمت شاطر

در مطبع نوجوان احاطہ مسجد والاجاہی ترپلکینی مدراس طبع شد



۱۰۰۶

الہامِ محرم الحرام

۳۵

مرّیخ میں مشہو و تھی جنّت کی فضا
کی سیر بہت مگر مرا جی نہ لگا
بولا مریخ شکر کی جا شکوا
میں نے کہا ظالم اُلٹی گنگا نہ بہا

اور اکِ موالید تھا اعجاز نما
یعنی کہیں کربلا کا پایا نہ پتا
من یفسد و یسفک کا یہاں دخل ہے کیا
قسمت میں امانت نہیں گو تو ہے بڑا

در برفِ ہمالہ شعلۂ طور کجا

جسم و قوت حیات و ذہن اور خداؐ
اس میں ہے بحث کیا ہے اصلِ اشیا
مبدا اُنہو گر حیِّ و دو دِ دانا
توحید میں دہری کی ہے پستیٔ غنا
قطرب زدہ عقل کی دوا ہے یہ دوا
خاکی کو کہاں سے ہے کہاں پہنچاتا
جب سیر ہوی ختم تو یہ بات کھلی

حیوان انساں بنا تو ان کو جانا
ہے مادّہ یا ذہن ہے یا وجہِ خداؐ
نغمہ نہو نبضِ ارتقا سے پیدا
توحید میں صوفی کی ہے مستیٔ غنا
اخلاق کا مرکز ہے عمل کا ماوا
پیتا ہے جو خضرِ عشق یہ آبِ بقا
فانی فانی ہے اور باقی باقی،

نائم اور خواب، اژدہا اور عصا
قرآن و کلامِ نفسی، اور شمس و ضیا

جبریلؑ و شکلِ دحیہؓ و اعرابی   جسم و جاں، وزن و شعر، لفظ و معنیٰ
کلّی و جزئی، اور عرض اور جوہر   شخص و عکس، اور حبابؔ موج و دریا
نقاش و نقش، واحد اور کل اعداد   اخلاق و دل علوم اور ذہن ترا
آب و برف و بخار، رشتہ و گرہ   تخم و شجر، الفاظ و نفس، ساز و صدا
یہ نسبتِ عبد و رب کی ہیں تمثیلیں   ناقص تر ناقص اور ان سے اعلیٰ
شاطر ترکِ وجود کر کب تک قال   ہو جائیگا آشکار وہ کیا ہیں کیا

تھی قوتِ ضوفشاں سے معمور فضا   ذرات اسی سے بن گئے اور اہبا
جن سے ہوی اجرامِ سماوی کی بنا   بروقت موالید ہوے پھر پیدا
لاکھوں صدیوں کے بعد انسان آیا   حسن و نیکی و حق کا حس بھی لایا
انسان کی پھر ہونے لگی نشو و نما   مذہب کی ہے تاریخ کرشمہ اسکا
انجام ہے ان تمام چیزوں کا فنا   یہ ہے تحقیق جس پہ یورپ ہے فدا!

مجلس میں کر رہا تھا شاگرد ثنا   ہمت استاد کی ہے سب سے اعلیٰ
افلاطوں چپ! وہ دیکھ شاطر آیا   واللہ ہے بے عدیل اس کا آقا
اعجاز کو کاش تو نے دیکھا ہوتا   کیا شان ہے اللہ رے شاہِ شہداؓ
سقراط کا چوم کر دہن میں نے کہا   اے حق گو جاں بلب بھلا ہو تیرا

حیوان کی ارتقا ہوی جب پوری   ناطق کی فصل جنس کے ساتھ لگی

نوعِ انساں کی گرچہ صنفیں ہیں بہت
شاعر بے شک حکیم سے ہے افضل
از روئے فضل چار ان میں ہیں بڑی
دونوں سے ولی بڑا ہے اور اس سے نبی
فردالافرادِ انبیا ہے اُمّیؐ

انساں کی ارتقا میں جب بحث ہوی
جب بات نہ بن سکی تو کیسی شہ دی
میں نے کہا ہرگز نہیں پروا اس کی
گھبرا گیا نٹشے دلیلوں سے مری
شاطر تری قدر کس نے جانی پوری
دیتا ہے داد عقلِ اول میری
تو مان لے مظہرِ اتم ہے اُمّیؐ

ہیں نوعِ بشر میں کچھ صفاتِ ملکی
ہیں ناول و تاریخ میں شکلیں ان کی
ان سب کی نمایش ایک ہی وقت ہوی
کچھ حیوانی ہیں اور کچھ شیطانی
کیسی مکروہ اور کیسی پیاری
تیرے صدقے سے یا حسینؑ ابن علیؑ

برزخ میں یہ فرہاد سے شیریں نے کہا
بولا وہ توبہ توبہ بکتی ہے کیا!
شیریں مرجھا گئی تو دی میں نے صدا
دیکھا کیا رنگ خون تیرا لایا
ہے چاکِ نامۂ رسالت کی سزا
ناداں نہیں عشقِ مجازی کو بقا

مجھ سا نہ کوئی بھلا نہ مجھ سا ہے بُرا
خودکُش ہے خودی کش ہے کوئی میرے سوا؟!
جبریلؑ و عزازیل نے بھی یہ مانا
یارب تری مخلوق میں ہوں بے ہمتا

میں ظالم و جاہل ہوں مرا کیا کہنا

ناخن ہے کہاں، کہاں ہے چشمِ بینا | دونوں ہیں اگرچہ آدمی کے اعضا
میزانِ عقل میں نہیں تُل سکتا | حیوانِ منی کے ساتھ کرمِ امعا
توحید مثانی نہیں فرق اعیاں کا

توحید وہ اسلام کی وہ حفظِ حدود | کس دین میں کس فلسفہ میں ہے موجود
جبریلؑ کو صرف کیوں گئے بھول ہنود | کیا وہ ہر کار رہنما نہیں اُس کا وجود
حالانکہ ہیں اور تین ان کے معبود

آدمؑ کی بکا اور تھی داؤدؑ کی اور | ملتے نہیں یعقوبؑ سے یحییٰؑ کے طور
سجّادؑ کے آنسوؤں کا ہے رنگ جدا | اور گریۂ حنّانہ بھی ہے قابلِ غور
گردوں کا جورِ ساغرِ عشق کا دور

مقصودِ بقائے نوع ہو تجھکو اگر[1] | رکھ جنگِ ولادت کی ضرورت پہ نظر
پردے سے ضرور نکلے عورت باہر | انساں جو بنے جنم بدلکر جَھجَّر
الفاظ ہیں مختصر معانی بے مر

گاندھی و سیل اور بوس و ٹیگور | دنیا میں کم و بیش ہیں چاروں مشہور

[1] پردہ کی ضرورت و عدم ضرورت پر اخبارات میں مضامین بہت نکلے، دلیلیں یا جدلی و خطابی تھیں یا شعری و سفسطی، میں دیکھتا رہا [illegible]

پچھلے دونوں بہت جیئنگے لیکن | شاعر کی حیات ہوگی ممتاز ضرور
ہے فیض سے زندگی کا رقبہ معمور

ہیں ہوش ربا حضرتِ باطنؒ کے کمال | ہر مظہر خود جمال خود ضدِّ جمال
ہر لحظہ ہے دل کو حسن کا شوقِ وصال | اور ظاہر و باطن کے قویٰ ہیں دلّال
تفصیلِ نظامِ کُن کا یہ ہے اِجمال

آنے والی ہے موت سب کو ہے یقیں | بحث اس میں ہے وقت ہے معیّن کہ نہیں
دہری اِسے مانتا ہے مومن اس کو | صوفی کرتا ہے وقت کی بھی تعئیں
رازے کہ نہاں بود عیاں است ہمیں

طالع حمَلَم بود و مہ در سرطاں | در سنبلہ تیر راست با مہر قراں
برجیس بہ قوس و زہرہ اندر میزاں | توے دلو اندراس و ترکِ دہقاں
شکرِ یزداں کنم عیاں راچہ بیاں

اردو کرتی ہے و مبدم شکرِ الٰہ | کہتی ہے کہ آیۂ فحدِّث ہے گواہ
سلطانِ علوم ہے مرا شاہنشاہ | اور ہے شاعر مرا حقائق آگاہ
مدراس ہے اب ہند کا قبلہ واللہ

شاطر ہے خداؑ گواہ شاہد ہیں نبیؐ
جس سے بزبانِ حال ہو عرض مری
رحمٰنؑ کے احسان کی یہ ہے مستی
ایسا نہیں شاہ اس زمانے میں کوئی
لے لے مری عمر رفتہ دے دے اپنی
شرمندہ ہے شاطری سے خود شانِ کئی

دل میں مرے نورِ معرفت ہو پیدا
دارین میں سرخرو رہوں اور سرسبزا
امراضِ جسم و جاں سے حاصل ہو شفا
معصومہؑ دعا بہرِ شہیدین دعا

سقراط کو اللہ اللہ معلوم نہ تھا
بے ہادیِ وحی نار کو سمجھا نورا
کیا چیز ہے خودکشی شہادت ہے کیا
شاطر ہے غلامِ خامسؑ آلِ عبا

غالب گو اپنے رنگ میں ہے یکتا
اعجاز الہام وہ کہاں سے لاتا
گو اس کا کلام سحر ہے بابل کا
شاطر یہ ہے لطفِ خاصِ غوثؓ و زہراؑ

رکھی مرے سر پہ تو نے اپنی کفِ پا
پابوس کا خواب میں بھی اعزاز ملا
مرقد میں قدم کو تیرے میں نے چوما
مجھ سا بندہ ہو اور تجھ سا آقا

گر نفس کو جانا تو خداؑ کو جانا
ہے قیدِ خودی خوف و غم و روسیہی
بھولا جو خداؑ کو نفس کو بھی بھولا
یوسف ہے تو زنداں سے نکل تخت پہ آ

جز نقلِ خطِ جبیں عمل نامہ ہے کیا | پندارِ وجود نے خطا کار کیا
منسوب بحق ہیں قول و فعلِ عرفا | اصحابِ کہف کا منقلب ہے خدا

بیگانۂ رشد، رشد کا ہے بیٹا | نورِ سینا نہیں ہے طورِ سینا
بر عکس نہند نامِ زنگی کافور | رازی کے لقب کا راز کیوں اب سمجھا

وہ منفرجہ بن گیا جو حادّہ تھا | طفرہ جو کرے زاویہ حیرت ہے کیا
دیکھا نہیں کاربن کو سیّال کبھی | نابالغ پیر کو تو اکثر دیکھا

فرعون تجھے انا نے مقہور کیا | منصورؒ اسی انا سے منصور بنا
جبریلؑ بھی عشق ہے عزازیل بھی عشق | کیا رازِ شگرف مجھ سے صنعاں نے کہا

وہ چشمِ ظہور یہ سویدائے خفا | وہ سب سے بڑا اور یہ سب سے چھوٹا
ایٹم ہے اِدھر شمس اُدھر بیچ میں میں | اطراف کی قسمت میں خودی ہے نہ خدا

شاطر سے یہ سیّارہ اُونے پوچھا | کیا یاں بھی نہ ہوگا کوئی تجھ سا پیدا
بے ساختہ اس نے کہا چاہے جو خدا | ہر ذرۂ کائنات ہو شاطر زا

پیری و مرض درد ہیں اور موت دوا | آسیؔ اِس کو کہو تو وہ ہیں سودا

شر سے شر مل کے خیر بن جاتا ہے | ہیں سبقتِ رحمت کے کرشمے کیا کیا

دہری بیشک ہے عقل کا تو پتلا | اک آن میں راز دہر کا کھول دیا
کیا کچھ بھی نہیں مادہ و جنبش کے سوا ؟ | کمبخت یہ حق و حُسن و نیکی ہیں کیا ؟

پیدائش زندگی فنا اور بقا | چاروں کے واسطے ضروری ہے خداؒ
شاکر کے دل و دماغ کا ہے فتویٰ | انسان کی فطرت پہ ہے مذہب کی بنا

دریا سے نمک نکالنا ہے جھگڑا | دولت کی تلاش میں سر اپنا نہ کھپا
سعیِ بے سود میں جو آتا ہو مزا | اُس پارے میں ہے ریڈیم اور سونا

دنیا والوں کی جانتا ہوں عادت | مر جانے کے بعد کرتے ہیں یہ عزت
ڈھارس مجھے دے رہے ہیں اللہ رے ہیں | عیسیٰؑ و حسینؓ کی ہے کیسی شفقت

کچھ لوگ ثناگر ہیں ترے ابن سعود | کچھ لوگ سمجھتے ہیں تجھے نا مسعود
کیا ہے توحید پوچھ بو یحییٰ سے | ہوا دمِ لذات کا جس وقت ورود

فانی اوثان کا تھا قاروں عابد | مجنوں تھا حسنِ عارضی کا ساجد
دونوں کے غلام ہیں جہاں میں لاکھوں | ہے ربؒ مرا رحمٰنؒ و جمیلؒ و واجدؒ

موسیٰؑ کرتے ہیں برخ سے استمداد | بر آتی ہے آصف سے سلیمانؑ کی مراد
معلوم ہے بد دعائے بلعم کا اثر | کس عین میں کچھ خاص نہیں اِستعداد؟

جب صفر کی قوت کو پہنچتے ہیں عدد | کھو دیتے ہیں فرقِ نسبتی بن کے احد
تمثیل سے بھی درست ہے استدلال | شاطرؔ نے نیستی سے لے تو بھی مدد

شاعر تھے انبیا صحابہ شاعر | تھے فنِّ شعر میں ائمہ ماہر
اللہ کے سیکڑوں ولی شاعر تھے | شاعر تھے جنابِ شیخ عبدالقادرؓ

ہر عہد نے تسلیم کیا اس کا وقار | شاعر کے فضائل میں ہیں اخبار آثار
ہر سورہ کا سرنامہ ہے اک مصرعِ تیز | اللہ رے معراجِ سخن کا اظہار

اعجاز ہیں ارتقا کے کس سے ظاہر | جبریلؑ سے پوچھ کیا ہے اصلی شاعر
مانی۔ سقراط۔ باربد۔ خسرو۔ قیس | کس کو دعویٰ نہیں کہ میں ہوں شاطر

ہے دامِ ہوا و حرص میں نفس اسیر | اسرارِ حیات سے ہے جاہل بے پیر
امراض ہیں تخمۂ ابتر اور استسقا | کافی ہیں درمِ آب و لبِ نانِ شعیر

زالِ دنیا کی خوب دیکھی تصویر | کیا سرد ہے اب دل پہ مرے وہ بے پیر

اکلیلِ جم بھی کاسۂ سائل ہے | اُگیارات تھی کیا خواب تھا اور کیا تعبیر!

دہریست جگر فگار از دہرۂ دہر | در ساغرِ او ریختہ شد زہرۂ زہر
از نشۂ نشأتین او را چہ نشاط | بہرامی ہا بہانۂ بہرۂ بہر

کہتا ہے عطارد نہیں کھلتا یہ راز | کیوں چرخِ اثیر کو زمیں پر ہے ناز؟
شاید اب بھی وہاں ہے کوئی شاعر | صاحب الہام اور صاحب اعجاز

رحمٰنؐ کی نعمتوں سے پُر ہے آفاق | ہر چیز میں حسن ہیں ہے چشمِ مشتاق
جنت یَیلاق اور دوزخ قِشلاق | اللہ رے دلدادۂ رحمت کا مذاق

آتا نہیں واللہ بلانے سے عشق | جاتا نہیں زنہار چلانے سے عشق
کہتی ہے عقل ہے یہ کیسا بدمست | رکتا ہے نہ آنے سے نہ جانے سے عشق

وہ درد جو تھا بتولؓ کو بعدِ رسولؐ | وہ داغ علیؓ کو دے گئی تھیں جو بتولؓ
صدقہ دونوں کا مجھکو دل دے یارب | وارثِ امانت ہے ظلوم اور جہول

سائنس کی فکر میں ہے گرگٹ کا حال | منطق ہے فلسفی کی مکڑی کا جال
اڈنگٹن بھی ہے اب قیامت کا مقر | سمجھا ہے اسکو "انٹراپی" کا مآل

شاطر سے سنو عشق و ہوس کی تمثیل — یہ آتشِ نمرود وہ گلزارِ خلیلؑ
گوسالۂ سامری ہو کیوں نہ وہ طفل — تھی جس کی زباں عصمتِ یوسفؑ کی دلیل

ہر دم ہے تجلیاتِ اسماء کا نزول — لیکن کوئی مستعد بھی ہو بہرِ قبول
پیدا ہوئی جب زمین میں استعداد — شاطر میں کیا روحِ عطار نے حلول

اسما کو ظہور میں تعطل ہے محال — یعنی متجدد ہیں دمادم امثال
مغرب پہ کوانٹم تھیوری سے کھلا — اشراقِ جہاں نمائے صوفی کا حال

باطل ہے اتحاد باطل ہے حلول — حق کیلئے ثابت ہیں تجلی و نزول
والشمس کی میں کھا کے قسم کہتا ہوں — قرآن سے ماخوذ ہیں صوفی کے اصول

ایتھر میں خلا ہو تو حرکت ہے محال — معدوم ہو 'ایتھر' تو ہے باقی اشکال
ہم دیکھتے بھی ہیں آنکھ بھی ہے محفوظ — اس راز کو سمجھے عقل کی کیا ہے مجال

سچ ہے کہ نہیں سنتِ حق میں تبدیل — مانا کہ مظاہر میں ہے ربطِ تعلیل
گھٹتا بھی ہے بڑھتا بھی ہے، سردی سے آب — فطرت کے قوانین کی کیا ہو تشکیل

بشگافتہ سینۂ قلم نوکِ حسام — سجادہ زبر جبیں ربودہ بہرام

نیشِ عقرب کمانِ زوریں بشکست | ماہی را اگر برہ در آوردہ بدام

برقی ذرّات صورتِ دل تھے تپاں | یعنی تھی جستجو ہے کامل انساں
اعدادِ محمدؐ اور عناصر ہیں ایک | یعنی ہے وہی مقصدِ تخلیقِ جہاں

کالج کا نہ مدرسہ کا ہے کچھ احساں | پھر بھی ہوں مغزِ فقہ و جانِ عرفاںؔ
فہمِ امّ الکتاب اور ہیچ مداں ! | اُمّی کا معجزہ ہے عبد الرحمٰن

کسطرح سلامت رہیں نفس و دل و جاں | جہل و شہوت کے دام میں ہے انساں
دامن کو نبیؐ کے تھام امن ہے یہی | معصوم سے دور ہیں خطا و نسیاں

معدوم ہے شاطرؔ اور موجود ہوں میں | مشہود ہوں مقصود ہوں معبود ہوں میں
میں علم ہوں میں حیات میں قدرت ہوں | میں عشق ہوں میں حسن ہوں اور جود ہوں میں

ابّ ہے یہ فزکس اور ریاضی کا بیاں | محصور نہیں گو متناہی ہے مکاں
ہے کوئی جو امریکہ و یورپ سے کہے | شاطرؔ سے سنو رازِ مکاں سرِّ زماں

مخدوم کو خادم پہ نہیں فوق نہیں | ہیں اس کے مصدّق آسمان اور زمیں
کیا یوسفؑ و داؤدؑ نہیں حاملِ وحی؟ | کیا شاہِ رسلؐ نہیں خدیجہؓ کا امیں؟

ہے موت سے بے خبر جو انسان نہیں | بے بہرہ ہے وحی سے جسے کان نہیں
آئینۂ نیستی کا سیماب ہے عشق | جس ذرہ کو دل نہیں اُسے جان نہیں

اے ختمِ رسل فداک اُمّی و ابی | تو سب سے بڑا مظہرِ اسمِ ہادی
کس نے پائی ہے یہ فضیلت تیری | تیرے دریوزہ گر کروروں ہیں ولی

انسان سے بڑھکر نہیں محتاج کوئی | محتاجِ تعامل و تصاحب ہے یہی
محتاجِ اساتذہ ہے محتاجِ نبی | ظاہر ہے کہ طفلی میں ہے محتاجِ ولی

اے آئنہ آزری بھی تیری دیکھی | اب دیکھ رہے ہیں شانِ ابراہیمی
برنائی و پیری پہ ہے منّت تیری | تو خوابِ ناز تو اذانِ سحری

اعیان کی قابلیتیں ہیں مخفی | اور ہے صحبت میں شانِ مقناطیسی
ہیں مریمؑ و جبریلؑ روان و دانش | ہاروت و زہرہ نفس اور چالاکی

عاشق سے جدائی ہو عزت ہے یہی | معشوق سے صحبت رہے راحت ہے یہی
دونوں رہیں تیرے ساتھ جنت ہے یہی | دونوں کا فراق بس قیامت ہے یہی

فکر و حیرت پہ فلسفہ ہے مبنی | سائنس قیاس و تجربہ سے ناشی

اسلام روایت و درایت کا طور | احساں عشق و یقیں کا شورِ ازلی

منکر کو بھی مومن کو بھی ہیں رنج و خوشی | یہ صبر و شکر اور وہ فکر و شیونی
دونوں کو اجل کھینچ رہی ہے ہر دم | خوف اُس کا اچھل رہا ہے امید اِسکی

فرتابِ خیال

ناظم ہیں سیکڑوں ہزاروں نقّال | یہ سنگ ہیں وہ عقیق یاقوت اور لال
ہر عصر میں ہر شہر میں شاعر کا ہے کال | یہ کیوں نہ ہو جب دہر میں ہے قحطِ رجال
شاعر ہے جو ہو شعور سے مالا مال | جس سے روح القدس کے ظاہر ہوں کمال
محسوس ہو جسکو نبضِ فطرت کی چال | آئینہ ہو حالِ ماضی و استقبال
ابداعِ معانی میں ہے شاعر کو کمال | شاگرد بدیع کا ہے وہ فرّخ فال
شاعر کا دم بہارِ فردوسِ جمال | شاعر کا قلم نشترِ قیفالِ خیال
شاعر کی زباں موجۂ آبِ زلال | شاعر کا بیان حکمت و سحرِ حلال
احساس ادراک دونوں ہیں مستِ نوال | شاعر ہے نگیسا دمِ زرتشت مقال
نفعِ حکماء وعدہ بہ پیغامِ خیال | فیضِ شعرا بوسہ بہ ہنگامِ وصال
کیا خوب کہی طبیب و شاعر کی مثال | یہ کوہِ نور ہے وہ انجن کا زغال
سلطان کو ظاہری حکومت کچھ سال | شاعر کو علی الدوام تسخیرِ رجال
شاعر کو کیمیا کے فن میں ہے کمال | شاعر کی سیمیا ہے حیرت تمثال

زورِ پرِ جبریلؑ ہے شاعر کا خیال | اک آن اسکی نہ نور کے لاکھوں سال
شاعر کے قلم میں فتنۂ حشر کی چال | شاعر کا نفس دمِ مسیحاؑ کا ہمال
رومیؒ کی نَے سے پوچھ شاعر کا حال | شاعر کا قال خونِ منصورؒ سے لال
دل میں عشق اور زبان پر استدلال | ابنِ عباسؓ کے ہے جامہ میں بلالؓ
شاعر کی نظر میں ہیچ ہیں مال و منال | دنیا نظر آتی ہے اسے وہم و خیال
اللہ رے شانِ ہمت و استقلال | ہوتا نہیں وہ تیغ کے آگے بھی ہلال
خودداریِ شرک سوز ہے اس کا کمال | کیا ظلم ہے اسکو کبر سمجھیں جہّال
بخل و طمع و رشک نہیں اس کے خصال | کملی اس کی ہے اطلسِ چرخ کی شال
شاعر کا شعار ہے خلوصِ اعمال | شاعر کا دثار ہے اگر صدقِ مقال
الیاسؑ و خضرؑ کا ہے شاعر ہم سال | فیضِ جاری کو اسکے کیا خوفِ زوال
شاعر کی نگاہ ہے زلیخا کا خیال | شاعر کا قلب ذروۂ طورِ جلال
تسخیرِ دل و دماغ شاعر کا کمال | ہے جدتِ ذوق و نفع سے مالامال
کرتی ہے اسکو حکمتِ حق ارسال | لاتا ہے نیا پیامِ عقلِ فعّال
اردو شاعر ہیں دس بفضلِ فضّال | ہیں جن میں پانچ فائزِ عرشِ کمال

آفعل فاعل فعیل فاعل اِفعال
باقی ہیں میم شین حامیم اور دال

کہتا ہوں کبھی خوف میں تو ربّ ہے مرا | گر وجد میں ہے زباں پہ میں رب ہوں ترا
مایوس ہوا تو تیر! انکار کیا | غالب ہوئی کر پڑی تو لا ادری تھا
پی لی تھوڑی سی جب تو منصورؒ بنا | خالی ہوا خم تو ہو کا نعرہ مارا

کیا گن مجھ کو دیکھ لیتا ہے مزا

کتب خانہ [illegible]

جامعہ عثمانیہ [illegible]

۱- اراکین مجلس اعلیٰ پانچ کتابیں [illegible] ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکتے ہیں [illegible]

مجالس تعلیمات و نصاب [illegible] ایک ماہ تک اپنے پاس [illegible] اور [illegible]

۲- اساتذہ [illegible] کتابیں ایک [illegible] بی اے اور [illegible]

اور اراکین دارالترجمہ [illegible] دو کتابیں [illegible] تحقیقاتی [illegible]

۳- طلبا [illegible] ایم اے ال ال بی [illegible] رکھ سکیں گے

کے طلبہ [illegible] کتابیں [illegible] ایک ہفتہ اپنے پاس [illegible] تو طلبہ سے جواب

طلبہ پانچ کتابیں [illegible] دو ہفتہ [illegible] کتابیں [illegible]

۴- [illegible] مقررہ پر کتابیں واپس [illegible] لیا جائیگا

ایک آنہ یومیہ فی کتاب [illegible] جائیگی [illegible]

۵- بشرط موقع [illegible] کتابیں [illegible] کتاب کا لانا لازم ہے۔

ہر کتب خانہ میں کتاب [illegible]

۶- کتابیں اگر گم یا خراب ہو جائیں تو [illegible] ذمہ داری

عائد ہوگی۔

۷- کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible] پنسل سے

نہ لگایا جائے۔

۸- قلمی نسخے [illegible]

جاری نہ کیا جائیگا